

مستقل جگہ پالی ہے جو اب ہمارے ایمان کا حصہ معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی تحقیق و تنقیح ضروری ہے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ماورائے عقل جو بھی بات ہو اس کا سرے سے ہی انکار کر دیا جائے۔

اس تحقیق و تنقیح کو مد نظر رکھتے ہوئے علامہ سید سلیمان ندوی نے سیرۃ النبیؐ (جلد سوم) میں آنحضرتؐ کے معجزات کی اقسام بیان کرتے ہوئے انہیں تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

آیات و دلائل (معجزات) نبویؐ کی تقسیم:

سید سلیمان ندوی ”معجزہ“ کے ہر پہلو پر بحث کرنے کے بعد آنحضرتؐ کے تمام مافوق فہم بشری سوانح و واقعات کی تفصیل بیان فرمائی ہے اور آپؐ کے سوانح اور واقعات کی دو اقسام بیان کی ہیں۔

۱۔ ایک وہ جو حقیقت میں لوازم نبوت ہیں اور کم و بیش ہر پیغمبر کو وہ ایک ہی طرح پیش آئے ہیں۔ انہیں وہ ”خصائص النبوة“ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

۲۔ دوسری قسم میں وہ جزئی واقعات داخل ہیں جو ہر پیغمبر سے اس کے حالات زمانہ کے مطابق مختلف صورتوں میں صادر ہوئے ہیں جن کو اصطلاح عام میں ”معجزات“ کہتے ہیں۔

ان معجزات کو سید سلیمان ندوی نے استناد اور ماخذ کی حیثیت سے تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ پہلے باب میں وہ معجزانہ واقعات ہیں جو نص صریح یا اشارۃ قرآن میں مذکور ہیں۔

۲۔ دوسرے باب میں ان معجزات کو بیان کیا ہے جو صحیح احادیث اور مستند روایات سے ثابت ہیں۔

۳۔ اور تیسرے باب میں ان معجزات پر بحث کی ہے جن کو گو محمد شین نے ار باب سیر نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے مگر وہ غیر مستند ہیں۔ آخر میں خصائص محمدیؐ کا باب ہے۔

سب سے پہلے ہم ان معجزات یا آیات و دلائل کا مختصراً جائزہ لیتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

وہ آیات و دلائل (معجزات) جن کا ذکر قرآن میں ہے:

۱۔ اسراء یا معراج:

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ (بنی اسرائیل: ۱)

”پاک ہے وہ خدا جو رات کے وقت اپنے بندے کو لے گیا۔“

”اسراء“ کے معنی رات کو چلانے یا لے جانے کے ہیں۔ چونکہ آنحضرتؐ کا یہ حیرت انگیز معجزانہ سفر رات کو ہوا تھا اس لئے اس کو اسری کہتے ہیں۔

”معراج“ عروج سے نکلا ہے جس کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں۔ چونکہ احادیث میں آپؐ سے لفظ عروج ہی (مجھ کو اوپر چڑھایا گیا) مروی ہے اس لئے اس کا نام معراج پڑا۔ بعض ارباب سیر نے دو دفعہ معراج کا ہونا ظاہر کیا ہے جن میں وہ ایک کو اسراء اور دوسرے کو معراج کہتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں تعدد معراج کے قول کو بالکل لغو اور بے سند قرار دیا ہے اور جمہور کا ایک ہی دفعہ اسراء و معراج کے ہونے پر اتفاق ہے۔ (۱۴)

معراج کب ہوئی اس کے بارے میں علماء کے دس اقوال ہیں۔

- ۱- ہجرت سے چھ ماہ قبل۔
- ۲- ہجرت سے آٹھ ماہ قبل۔
- ۳- ہجرت سے گیارہ ماہ قبل۔
- ۴- ہجرت سے ایک برس قبل۔
- ۵- ہجرت سے ایک برس دو ماہ پہلے۔
- ۶- ہجرت سے ایک برس ایک ماہ پہلے۔
- ۷- ہجرت سے پندرہ ماہ پہلے۔
- ۸- ہجرت سے ڈیڑھ سال قبل۔
- ۹- ہجرت سے تین سال قبل۔
- ۱۰- ہجرت سے پانچ سال قبل۔

یہ تمام اقوال فتح الباری ”باب المعراج“ میں ملتے ہیں۔ آٹھ اقوال میں یہ رجحان ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد اور بیعت عقبہ سے پہلے معراج ہوئی یہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت خدیجہؓ بیخ گانہ نماز کے فرض ہونے سے پہلے انتقال فرما گئی تھیں۔ اس طرح معراج سنہ ۱۱ نبوی میں طائف کے سفر سے واپسی کے بعد کسی مہینے میں ہوئی۔ ابن حزم کا بھی یہی قول ہے جسے ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے لیکن عام خیال یہ ہے کہ وہ ماہ رجب کی ۲۷ ویں شب تھی۔ مورخین اور سیرت نگاروں کا رجحان زیادہ تر نبوت کے بارہویں سال کی جانب ہے۔ (۱۵)

طبقات ابن سعد میں حضرت ابو بکر بن عبداللہ بن ابی سہرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ اپنے رب سے درخواست کیا کرتے تھے کہ وہ آپ کو جنت و دوزخ دکھا دے۔ لہذا ہجرت سے اٹھارہ ماہ قبل ۷ رمضان یوم شنبہ کی شب آپ کو معراج نصیب ہوئی۔ (۱۶)

حافظ صلاح الدین یوسف نے ”واقعہ معراج اور اس کے مشاہدات“ کے نام سے ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے اور اسے کتابی شکل دی ہے اس میں وہ لکھتے ہیں کہ واقعہ معراج ہمارے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کا ایک عظیم الشان معجزہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی آیات کبریٰ کا مشاہدہ بھی عظیم تر ہے لیکن عجیب بات ہے کہ ابھی تک اس معجزہ عظیم کی مستند روایت کسی ایک جگہ نہیں ملتی، احادیث اور تفاسیر میں جہاں کہیں بھی یہ واقعہ اور اس کی تفصیلات بیان ہوئی ہیں وہاں صحیح روایات کے ساتھ غیر مستند روایات کو بھی اس طرح شامل کر دیا گیا ہے کہ واقعے کی درست شکل سامنے نہیں آتی۔ (۱۷)

اس کے علاوہ اس معجزے کے حوالے سے لوگ افراط و تفریط کا بھی شکار ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب میں روایات معراج کی تنقیح و توضیح اس انداز سے کرنے کی کوشش کی ہے کہ واقعے کی صحیح شکل سامنے آجائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایسا معجزہ ہے جس کی حتمی اور کسی ایک صورت پر امت مسلمہ اتفاق نہیں کر سکی۔

ضیاء النبی کے مصنف پیر کرم شاہ الازہری نے اپنی کتاب میں اس مبارک سفر کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ حرم مکہ سے بیت المقدس تک اور دوسرا حصہ بیت المقدس سے سدرة المنتہی اور ماورائیک۔ اور اس ”ماورا“ کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے یا اس کا رسول ﷺ۔

پہلے حصے کو اسراء اور دوسرے کو معراج کہتے ہیں۔ (۱۸)

ڈاکٹر ابن میری شمل نے واقعہ معراج کو رسول کریم ﷺ کی اولین سوانح عمری سیرت محمد ابن اسحاق کے حوالہ سے یوں بیان کیا ہے کہ:

”ایک رات جبرئیل رسول کے پاس براق لائے اور براق ایک چوپایہ ہے جس پر آپ سے پہلے انبیاء بھی سوار کرائے گئے تھے۔ وہ اپنا اسم اپنی نظر کی انتہا پر رکھتا ہے۔ آپ اس پر سوار کرائے گئے اور آپ کے ساتھی (جبرائیل) آپ کو لے کر نکلے۔ آپ آسمان اور زمین کے درمیان کی نشانیاں ملاحظہ فرماتے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ بیت المقدس پہنچے اور اس میں ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور دیگر انبیاء کو پایا جو آپ کے لیے جمع کیے گئے تھے۔ آپ نے انہیں اپنی امامت میں نماز پڑھائی۔ اس کے بعد ”مسجد اقصیٰ“ سے آپ نے آسمانوں کی طرف معراج کا سفر شروع کیا۔ اس موقع پر آپ کے لیے ایک سیڑھی (معراج) لائی گئی۔“ (سیرت ابن اسحاق)

(بعض مفسرین اسری اور معراج کو دو الگ الگ واقعات سے تعبیر کرتے ہیں لیکن محمد ابن اسحاق نے ان دونوں

واقعات کو یکجا کیا ہے)۔

اس کے بعد واقعہ معراج کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ رسول کریمؐ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو بستر ابھی گرم تھا اور پانی اس گھڑے سے جو آپؐ کے سفر معراج پر روانہ ہونے سے پہلے لڑکھڑا گیا تھا، مکمل طور پر خارج نہیں ہوا تھا۔ (الپہتقی: دلائل النبوة صفحہ ۱۱۸)۔

علمائے اسلام نے سفر معراج کے بارے میں مختلف قیاس آرائیاں کی ہیں کیونکہ اس مسئلے کو حل کرنے میں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ سب سے پہلے اس بات کو واضح کرنا تھا کہ آیا آنحضرتؐ نے معراج جسمانی طور پر کیا تھا یا یہ ایک روحانی سفر تھا؟ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی اس روایت پر سخت رد عمل ظاہر کیا گیا ہے کہ ”آنحضرتؐ کا جسم غائب نہیں ہوا تھا۔“

اس روایت کی مخالفت کرنے والوں کا دعویٰ ہے کہ آپؐ کا یہ سفر خالصتاً جسمانی تھا۔ معتزلی مکتبہ فکر کے نزدیک یہ پورا واقعہ ایک خواب یا کشف تھا۔ وہ صرف روحانی سفر کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے برعکس راسخ العقیدہ مسلمانوں، مثال کے طور پر طبری کی رائے یہ ہے کہ حضورؐ نے معراج کا سفر جسم کے ساتھ کیا تھا۔ طبری نے قرآن پاک کے حوالے سے کہا ہے کہ اللہ نے ”رات کو اپنے بندے کے ساتھ سفر کیا تھا۔“ نہ کہ ”اپنے بندے کی روح کے ساتھ۔“ دوسری طرف جدت پسند لوگ معراج کو روحانی سفر قرار دیتے رہے ہیں۔

(سر سید احمد خان، مقالات سر سید، واقعہ معراج کی حقیقت و اصلیت)

جمہور علماء کا عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کو معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ حالت بیداری میں ہوئی تھی۔

ایک اور متنازعہ سوال معراج کے حوالے سے یہ تھا کہ آیا آنحضرتؐ نے واقعی خدا کو دیکھا تھا اور اگر ایسا ہے تو کیا حضورؐ نے اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا یا دل سے؟ یہ مسئلہ قرآن کریم کی ۵۳ ویں سورہ النجم کی تفسیر کے سلسلے میں خاص طور پر زیر بحث آیا ہے۔

اس سورہ مبارکہ کے پہلے حصے میں آنحضرتؐ کے ایک کشف یا خواب کا تذکرہ کیا گیا ہے:

ترجمہ: ”اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔“ بعض لوگ لفظ ”اسے“ کو جبرائیلؑ سے منسوب کرتے ہیں چنانچہ اس پوری سورہ کو وحی کے دوران حضورؐ کے خواب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ البتہ کئی دوسرے لوگوں کا خیال ہے کہ ”اسے“ سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے لیکن سورہ نجم میں آگے چل کر واقعہ معراج کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بعض نے کہا کہ آپؐ نے سدرۃ

انتہی پر جبرائیلؑ کو دیکھا تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ حضورؐ نے اپنے دل اور چشم بصیرت سے اللہ کو دیکھا تھا۔ جبکہ ایک تیسرے طبقے کا خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی آنکھوں سے خدا کو دیکھا تھا۔ (۱۹)

الرحیق المختوم کے مصنف فرماتے ہیں کہ جب رسولؐ نے صبح اپنی قوم کو ان بڑی بڑی نشانیوں کی خبر دی جو اللہ نے آپ کو دکھائی تھیں تو قوم کی تکذیب اور اذیت و ضرر رسانی میں اور شدت آگئی۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اسی موقع پر ”صدیق“ کا خطاب دیا گیا کیونکہ آپ نے اس کی اس وقت تصدیق کی جبکہ اور لوگوں نے تکذیب کی تھی۔ (۲۰)

۲- شق صدر یا شرح صدر:

آنحضرتؐ کا ایک اور معجزہ جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے، شق صدر ہے۔

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (الانشراح: ۱)

”کیا اے پیغمبر! ہم نے تیرے سینہ کو کھول نہیں دیا۔“

نبوت کے ان خصائص میں جو ایک پیغمبر کو عطا ہوتے ہیں ان میں سے ایک ”شق صدر“ بھی ہے۔ یہ رتبہ خاص آنحضرتؐ کو عطا ہوا۔

شق صدر سے مراد یہ ہے کہ سینہ مبارک کو چاک کر کے اس کو بشری آلودگیوں سے پاک اور ایمان و حکمت کے نور سے منور کیا گیا۔

یہ معجزہ کہ شق صدر واقع ہوا تمام صحیح روایتوں سے ثابت ہے اور اس کے متعلق شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ البتہ وقت کا تعین اور بعض جزئیات کی تفصیل میں روایتیں مختلف ہیں۔ امام سہیلی روض الانف میں صرف دو موقعوں کی روایت کو درست سمجھتے ہیں۔ ایک دفعہ صغریٰ میں، جب آپؐ حلیمہ سعدیہ کے پاس مقیم تھے اور دوسری دفعہ معراج میں۔

بچپن میں شق صدر کا سب سے صحیح اور محفوظ سلسلہ سند وہ ہے جو حماد بن سلمہ ثابت بنانی سے اور ثابت، انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ روایت صحیح مسلم، مسند احمد، ابن سعد اور دلائل البونعم میں ایک ہی سلسلہ سند سے مذکور ہے۔ یعنی حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ حضرت جبرائیلؑ آئے اور آپؐ گوز مین پر لٹایا اور قلب مبارک کو چاک کیا اور اس کو نکال کر اس میں سے ذرا سا جما ہوا خون نکالا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصہ آپؐ میں تھا۔ پھر اس کو سونے کے طشت میں زم زم سے دھویا۔ پھر شگاف کو جوڑ دیا۔ پھر اس کو اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ لڑکے دوڑتے ہوئے آپؐ کی

ماں (دائی حلیمہؓ) کے پاس گئے اور جا کر کہا کہ محمدؐ مار ڈالے گئے۔ لوگ آپؐ کے پاس پہنچے۔ دیکھا تو چہرہ کا رنگ متغیر تھا۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ کے سینہ مبارک میں زخم کے سینے کے نشان یعنی ٹانکے مجھ کو نظر آئے تھے۔

اس سلسلہء سند کے صحیح اور محفوظ ہونے میں کوئی شک نہیں۔ شق صدر کی صحیح کیفیت حالت معراج کے سلسلہ میں صحیح بخاری، مسلم اور نسائی وغیرہ میں متعدد روایتوں اور طریقوں سے مذکور ہے کہ ایک شب آنحضرتؐ خانہ کعبہ میں آرام فرما رہے تھے۔ آنکھیں سوتی تھیں مگر دل بیدار تھا کہ حضرت جبرائیلؑ چند فرشتوں کے ساتھ نظر آئے۔ آپؐ گواٹھا کر وہ چاہ زم زم کے پاس لے گئے یا آب زم زم لے کر کوئی آپؐ کے پاس آیا۔ سینہ مبارک کو چاک کیا۔ پھر آب زم زم سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت ایمان اور حکمت سے بھر ہوا لایا گیا۔ پھر اس طشت کے سرمایہ کو سینہ مبارک میں بھر کر شگاف کو برابر کر دیا۔ اس کے بعد فرشتے آپؐ کو آسمان کی طرف لے گئے۔ (صحیح بخاری و نسائی ابواب معراج)

قرآن مجید کی سورہ الم نشرح میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ (۲۱)

۳۔ معجزہ شق القمر:

آغاز نبوت میں چونکہ انبیاء صرف عقائد کی تعلیم دیتے ہیں اور کفار کی طرف سے ان ہی عقائد کا انکار کیا جاتا ہے اور ان ہی کے اثبات پر دلیل طلب کی جاتی اور کفار قریش آنحضرتؐ سے معجزوں کے طالب ہوئے۔ ان کی ہی طلب معجزات میں سے ایک معجزہ شق القمر بھی ہے۔

شق القمر کا معجزہ ہجرت نبوی سے پانچ سال پہلے واقع ہوا تھا۔ یہ معجزہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سب سے زیادہ روشن اور واضح ہے۔ شق القمر سے متعلق حدیث بہت سے صحابہ کرامؓ نے روایت کی ہے جن میں حضرت علیؓ، حضرت ابن عمرؓ، ابن عباسؓ، ابن مسعود، حذیفہ بن یمان اور انس بن مالک وغیرہ شامل ہیں۔

خود قرآن کریم اس عظیم معجزہ پر ناطق ہے اور خدا عزوجل کی طرف سے قرآن مجید (سورۃ القمر: ۱) میں نص وارد ہوئی

ہے۔ (۲۲)

سیرت احمد مجتبیٰ کے مصنف مصباح الدین اپنی کتاب میں معجزہ شق القمر کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ مقاطعہ پر ابھی دو برس ہی گزرے تھے۔ غالباً صبح کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ بعض صحابہ کے ساتھ منیٰ میں تھے۔ آسمان پر بدر کامل تھا۔ کفار نے مطالبہ کیا کہ اگر آپؐ سچے نبی ہیں تو اس چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھائیے۔ اس وقت کفار قریش میں سے ابو جہل، عاص بن وائل،

عاص بن ہشام، اسود بن مطلب، نضر بن حارث اور ان جیسے کچھ اور لوگ موجود تھے۔ رسولؐ نے اللہ سے دعا فرمائی کہ اے میرے رب! ان کے مطالبے کو پورا کر دے۔ انگلی سے اشارہ فرمایا۔ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ ایک حرا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا اس کے دامن میں تھا۔ حرا پہاڑ چاند کے دو ٹکڑوں کے درمیان میں تھا۔ دوسری روایت سیرت احمد مجتبیٰ کے مصنف نے امام سیوطی کے حوالے سے درج فرمائی ہے جو حضرت ابن عباسؓ کی ہے اس میں کفار نے ایک ٹکڑا جبل ابوقبیس اور دوسرا جبل قعقعان پر ہونے کا مطالبہ کیا۔ آپؐ کی دعا سے ایسا ہی واقعہ ہوا۔ (۲۳)

البدایہ والنہایہ میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپؐ نے یہ منظر دیکھنے کے لئے ابوسلمہ بن عبدالاسد اور ارقم بن ارقم کو آواز دی۔ ضحاک ابن عباس کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں کے دینی پیشواؤں نے رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا تھا کہ اگر آپؐ خدا کے نبی ہیں تو انہیں کوئی نشانی دکھائیں لہذا آپؐ نے ان کو چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھایا تھا۔ (۲۴) اس کے بعد رسولؐ نے کفار سے فرمایا کہ گواہ رہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے۔ پھر کہنے لگے کہ دیکھو سفر سے آنے والے لوگ کیا کہتے ہیں؟ واضح رہے کہ عرب میں کاروان راتوں ہی کو سفر کرتے تھے۔ لہذا کچھ لوگ جو سفر سے واپس آئے تو انہوں نے تصدیق کی کہ ہم نے چاند کو شق ہوتے ہوئے دیکھا۔ صحابہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ، حضرت حذیفہؓ اور حضرت جبیرؓ ابن مطعم اس کے عینی شاہد ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ قسم اللہ کی میں نے چاند کو دو ٹکڑوں میں پھٹا ہوا دیکھا۔ قرآن مجید میں سورہ قمر کی ابتدائی آیات میں اس جانب اشارہ ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ۔ (آیت ۲-۱) ترجمہ: ”قیامت کی گھڑی قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ یہ خواہ کوئی نشانی دیکھ لیں، منہ موڑ جاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو چلتا ہوا جادو ہے۔“

قرآن نے اسے ایک نشان صداقت قرار دیا ہے۔

چاند کے پھٹنے کا مشاہدہ دنیا کے دوسرے حصوں میں بھی تاریخ فرشتہ سے ثابت ہے۔ سیرت احمد مجتبیٰ میں بحوالہ ”تاریخ فرشتہ“ لکھا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت عرب سے قدم گاہ حضرت آدمؑ کی زیارت کے لیے سراندیپ (سری لنکا)

کو آتے ہوئے ساحل مالابار (ہند) پر اتری۔ ان بزرگوں کی وہاں کے راجا سامری سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے حضورؐ کے معجزات اور خصوصاً شق القمر کا ذکر کیا۔ راجہ نے اپنے منجموں کو حکم دیا کہ پرانے رجسٹروں کی جانچ پڑتال کریں ان کے پاس لکھا نکلا کہ فلاں تاریخ کو چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا اور پھر مل گیا۔ اس تحقیق کے بعد راجہ نے اسلام قبول کر لیا۔ سرزمین ہند کے بعض شہروں میں اس کی تاریخ محفوظ کی گئی اور ایک عمارت تعمیر کر کے اس کی تاریخ شب انشعاق قمر کے نام سے مقرر کی گئی۔ (۲۵)

معجزہ شق القمر جدید سائنس کے تناظر میں:

معجزہ شق القمر چونکہ نص سے ثابت ہے اس لیے مسلمانوں کو تو اس میں تحقیق اور شک کی گنجائش نہیں البتہ غیر مسلم حضورؐ کے تمام معجزات خصوصاً معجزہ شق القمر کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور سائنس دان آج اس معجزے کو تحقیقی نقطہ نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

آپالوکو ۱۱ اور ۱۱ کے ذریعے ناسا نے چاند کی جو تصویر لی ہے اس سے صاف طور پر پتہ چلتا ہے کہ زمانہ ماضی میں چاند دو حصوں میں تقسیم ہوا تھا۔ یہ تصویر ناسا کی سرکاری ویب سائٹ پر موجود ہے اور تاحال تحقیق کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ ناسا ابھی تک کسی نتیجے پر نہیں پہنچی ہے۔ اس تصویر میں راکی بیلٹ کے مقام پر چاند دو حصوں میں تقسیم ہوتا نظر آتا ہے۔

سائنس دانوں کے بقول ایک دن چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے اور یہ پھر دوبارہ آپس میں مل گئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے چاند پر تبدیل شدہ چٹانوں کی ایک ایسی پٹی وہاں دیکھی ہے کہ جس نے چاند کو اس کی سطح سے مرکز تک اور پھر مرکز سے اس کی دوسری سطح تک کاٹا ہوا ہے۔

عبدالوحید لکھتے ہیں کہ ناسا کی اس تصویر اور سائنسدانوں کے بیانات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم نے جس واقعہ کا ذکر آج سے چودہ سو سال پہلے کیا تھا وہ بالکل برحق ہے۔ یہ نہ صرف قرآن مجید کی سچائی کی ایک عظیم الشان دلیل ہے بلکہ یہ ہمارے پیارے نبیؐ کی رسالت کی بھی لاریب گواہی ہے۔ (۲۶)

۴۔ معجزہ قرآن:

آنحضرتؐ جو معجزات عطا ہوئے ان میں سب سے بڑا معجزہ خود قرآن مجید ہے۔ چنانچہ جب کفار نے آپؐ سے معجزہ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ! ”اور انہوں نے کہا کہ پیغمبر پر اس کے اللہ کی طرف سے نشانیاں کیوں نہ اتریں۔ کہہ دیجئے کہ نشانیاں اللہ کی قدرت میں

ہیں۔ میں تو صاف صاف اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ کیا ان کو یہ نشانی کافی نہیں کہ ہم نے اس پر کتاب اتاری جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔“ (العنکبوت ۵۱-۵۰)

دوسری جگہ ارشاد ہوا!

ترجمہ: ”(کہہ دے اے پیغمبر!) اگر تمام جن و انس مل کر بھی چاہیں کہ اس جیسا قرآن بنا لائیں تو نہیں لاسکتے۔“ (بنی اسرائیل:

(۸۸)

آنحضرتؐ نے بھی دیگر انبیاء کے معجزات کے مقابلے میں اپنی اسی وحی آسمانی کو سب سے بڑا معجزہ قرار دیا۔ چنانچہ گویا اسی آیت پاک کی تفسیر میں آپؐ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: پیغمبروں میں سے ہر پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر معجزات عطا کیے جن کو دیکھ کر لوگ ایمان لائے۔ لیکن جو معجزہ مجھے مرحمت ہوا وہ وحی (قرآن) ہے جس کو اللہ نے مجھ پر اتارا۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروؤں کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی۔“ (بخاری باب الغصام)

اس حدیث سے متعدد نکتے حل ہوتے ہیں جن میں سے ایک نقطہ جو انتہائی اہم ہے وہ یہ ہے کہ دیگر انبیاء کے معجزات وقتی اور عارضی تھے۔ لیکن آنحضرتؐ کا معجزہ اعظم یعنی قرآن مجید قیامت تک دنیا میں قائم اور باقی رہے گا۔

ان معجزات کے علاوہ اور بھی کئی معجزات ہیں جو پیش گوئیوں کی صورت میں ہیں جن کا تذکرہ قرآن مجید میں اجمالی طور پر موجود ہے جبکہ ان کی تفصیل احادیث میں ملتی ہے۔

معجزات نبویؐ کے متعلق غیر مستند روایات:

سیرت النبیؐ (جلد سوم) میں معجزات النبویؐ کے متعلق غیر مستند روایات کی طویل فہرست موجود ہے۔ جو اختصار کے ساتھ بیان کی جا رہی ہیں۔

مصنف لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے معجزات کے متعلق جو جھوٹی اور بے سرو پا روایتیں مسلمانوں میں مشہور ہو گئی ہیں یہ روایتیں زیادہ تر کتب دلائل میں ہیں۔ یعنی ان کتابوں میں ہیں جن کو لوگوں نے عام حدیث کی کتابوں سے الگ کر کے صرف آنحضرتؐ کے معجزات کے ذکر و تفصیل میں لکھا ہے۔ یہی کتابیں ہیں جنہوں نے معجزات کی غیر مستند روایتوں کا انبار لگا دیا ہے۔ کتب دلائل کے ان مصنفین کا مقصد معجزات کی صحیح روایات کو یکجا کرنا نہیں بلکہ کثرت سے حیرت انگیز واقعات کا مواد فراہم کرنا

تھا تا کہ خاتم المرسلین کے فضائل و مناقب کے ابواب میں اضافہ ہو سکے۔

ان غیر مستند روایات میں درج ذیل قابل ذکر ہیں مثلاً:

- ۱- ابو نعیم، حاکم، بیہقی اور طبرانی میں ہے کہ عبدالمطلب یمن گئے تھے۔ وہاں ایک کاہن ان کے پاس آیا اور ان کی اجازت سے ان کے دونوں تھنوں کو دیکھ کر بتایا کہ ایک ہاتھ میں نبوت اور دوسرے میں بادشاہی کی علامت ہے۔
 - ۲- روایت ہے کہ حضور کی ولادت کی رات کو کسریٰ کے محل میں زلزلہ آ گیا اور اس کے چودہ گنگرے ٹوٹ کر گر پڑے۔
 - ۳- جب آنحضرت پیدا ہوئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی ماں شفاء بنت اوس ولادت کے وقت زچہ خانہ میں موجود تھیں وہ کہتی ہیں کہ جب آپ پیدا ہوئے تو پہلے غیب سے ایک آواز آئی پھر مشرق و مغرب کی ساری زمین میرے سامنے روشن ہو گئی۔ یہاں تک کہ شام کے محل مجھ کو نظر آنے لگے۔ میں نے آپ کو کپڑا پہنا کر لٹایا ہی تھا کہ اندھیرا چھا گیا اور میں ڈر کر کانپنے لگی۔
 - ۴- ایک اور روایت یہ ہے کہ حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ مجھے ایام حمل میں حمل کی کوئی علامت محسوس نہ ہوئی۔
 - ۵- روایت ہے کہ ولادت کے سال تمام عورتوں کو فرزند پیدا ہوئے اور مکہ کے بت اوندھے ہو گئے، سورج نے نور کا نیا جوڑا پہنا وغیرہ۔
 - ۶- حضرت آمنہ کہتی ہیں کہ جب آپ کی ولادت ہوئی تو ایک بہت بڑا بکر کا ٹکڑا نظر آیا اور بچے کے اوپر آ کر چھا گیا۔
 - ۷- آنحضرت کی رضاعت اور شیر خوارگی کے زمانہ کے فضائل جب آپ کو حلیمہ سعدیہ اپنے گھر لے جاتی ہیں۔ حلیمہ سعدیہ کا آنا اور آپ کا ان کو دیکھ کر مسکرا نا، حلیمہ کے خشک سینوں میں دودھ بھر آنا، آپ کا صرف ایک طرف کے سینہ سے سیر ہو جانا، آپ کے سوار ہوتے ہی حضرت حلیمہ کی کمزور اور دہلی پتلی گدھی کا تیز اور فر بہ ہو جانا وغیرہ۔
 - ۸- مشہور ہے کہ ہجرت میں جب آپ نے غار ثور میں پناہ لی تو خدا کے حکم سے کبوتر کے ایک جوڑے نے آ کر وہاں انڈے دے دیے۔ مکڑی نے جالے تن دیے تا کہ مشرکین کو آنحضرت کے اس کے اندر ہونے کا گمان نہ ہو۔
 - ۹- اس قسم کی متعدد روایات ہیں جن کو سید سلیمان ندوی نے غیر مستند قرار دیا ہے۔
- وہ لکھتے ہیں کہ ان روایتوں کی نشاندہی اور تنقید سے نعوذ باللہ فضائل نبوی میں کمی لانا مقصود نہیں بلکہ یہ عقیدہ اور احتیاط پیش نظر ہے کہ حضور کی ذات پاک کی طرف جو بات منسوب کی جائے وہ ہر طرح سے مستند اور صحیح ہو۔ (۲۷)

حاصل کلام:

تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو نبوت کی دلیل کے طور پر جب معجزات عطا کیے تو ایمان لانے والوں کی تعداد بہت کم تھی جبکہ بہت بڑی تعداد تکذیب کرنے والوں کی تھی اور ہر نبی سے جب بھی کوئی معجزہ طلب کیا جاتا تو اس کے بعد انکار کر دیا جاتا اور کہا جاتا کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

آنحضرت کو بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا کیے۔ کئی ایسے معجزات بھی تھے جو آپؐ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کیے گئے۔ گزشتہ صفحات میں ہم نے اختصار کے ساتھ ان معجزات کا جائزہ لیا ہے۔

جب ہم قرآن اور حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں اور حضورؐ کی سیرت و کردار کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ عربوں کے جس معاشرے میں حضورؐ نبی مبعوث ہوئے وہ معاشرہ آپؐ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتا تھا اور آپؐ کی بے مثال سیرت و کردار کا قائل تھا لیکن جب اللہ نے آپؐ کو نبوت کے منصب پر سرفراز فرمایا اور آپؐ نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کا آغاز کیا تو مشرکین مکہ آپؐ کے جانی دشمن بن گئے۔

وہ اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھے کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں بلکہ تمام تر معجزوں اور قرآن کے نزول کے باوجود آپؐ کو شاعر اور مجنون کہتے۔ ماسوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دی اور حضورؐ پر ایمان لائے۔ رفتہ رفتہ اہل ایمان کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا لیکن ایک بہت بڑی تعداد کفر پر قائم رہی۔

آج جب ہم قرآن و حدیث کا مطالعہ کرتے ہیں تو مستشرقین بھی یہ ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ حضورؐ کی ذات بے مثال ہے۔

موجودہ دور مادہ پرستی کا دور ہے۔ ہر چیز کو سائنٹیفک بنیادوں پر جانچا اور پرکھا جاتا ہے۔ لہذا جب ہم حضورؐ کی ذات سے وابستہ معجزات کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آج حضورؐ کے بہت سے معجزے سائنسی بنیادوں پر درست ثابت ہو رہے ہیں۔ جو اسلام کی حقانیت کی واضح دلیل ہے

مراجع و حواشی:

- ۱- قادری، علامہ طاہر، فلسفہ معراج النبیؐ، ص ۲۸، ۲۷۔
- ۲- نعمانی، شبلی، سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبیؐ، ج سوم، ص ۳۶۔
- ۳- قادری، علامہ طاہر، فلسفہ معراج النبیؐ، ص ۳۰۔
- ۴- ابن خلدون، مقدمہ، ج ۱، حصہ اول، ص ۱۶۸۔
- ۵- قادری، علامہ طاہر، فلسفہ معراج النبیؐ، ص ۳۷-۳۰۔
- ۶- غازی، محمود احمد، محاضرات سیرتؐ، ص ۹۰۔
- ۷- قادری، علامہ طاہر، فلسفہ معراج النبیؐ، ص ۳۹-۳۸۔
- ۸- میمن، عبدالوحید، معجزہ شق القمر کی حقیقت اور اس کے اثرات، مشمولہ، الایام ج ۶، شمارہ ۲، ۲۰۱۵ء، ص ۶۵۔
- ۹- احمد، مفتی عنایت، معجزات رسول اکرمؐ، ص ۵۹، ۵۸۔
- ۱۰- طیب، مولانا محمد، معجزہ کیا ہے؟، ص ۴۳-۴۱۔
- ۱۱- احمد، مفتی عنایت، معجزات رسول اکرمؐ، ص ۴۴۔
- ۱۲- شمل، این میری، محمد رسول اللہؐ، ص ۸۳۔
- ۱۳- خان، سر سید احمد، مقالات سر سید، حصہ سیزدہم (۱۳)، ص ۱۰۴۔
- ۱۴- نعمانی، شبلی، سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبیؐ، ج سوم، ص ۲۱۱، ۲۰۹۔
- ۱۵- شکیل، شاہ مصباح الدین، سیرت احمد مجتبیٰؐ، ج اول، ص ۶۲۷، ۶۲۶۔
- ۱۶- واقدی، محمد بن سعد، طبقات کبیر، ج اول، ص ۳۱۹۔
- ۱۷- یوسف، حافظ صلاح الدین، واقعہ معراج اور اس کے مشاہدات، ص ۱۴۔
- ۱۸- الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء النبیؐ، ج دوم، ص ۶۸۲۔
- ۱۹- شمل، این میری، محمد رسول اللہؐ، ص ۱۹۲، ۱۹۴، ۱۹۰، ۱۸۹۔

- ۲۰- مبارک پوری، مولانا صفی الرحمن، الرحیق المختوم، ص ۲۰۲
- ۲۱- نعمانی شبلی، سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبیؐ، ج سوم، ص ۲۵۸، ۲۵۶، ۲۵۲
- ۲۲- میمن عبدالوحید، معجزہ شق القمر کی حقیقت اور اس کے اثرات، مشمولہ، الایام، ج ۶، شمارہ ۲، دسمبر ۲۰۱۵ء، ص ۶۵
- ۲۳- شکیل، شاہ مصباح الدین، سیرت احمد مجتبیٰؑ، ج اول، ص ۵۴۶، ۵۴۵
- ۲۴- ابن کثیر، عماد الدین، تاریخ ابن کثیر، ص ۱۷۵، ۱۷۴-۱
- ۲۵- شکیل، شاہ مصباح الدین، سیرت احمد مجتبیٰؑ، ج اول، ص ۵۴۸، ۵۴۷
- ۲۶- میمن عبدالوحید، معجزہ شق القمر کی حقیقت اور اس کے اثرات، مشمولہ، الایام، ج ۶، شمارہ ۲، دسمبر ۲۰۱۵ء، ص ۶۵
- ۲۷- نعمانی شبلی، سید سلیمان ندوی، سیرۃ النبیؐ، ج سوم، ص ۳۹۸-۳۶۴

قرآن کا سائنسی انڈکس

انجینئر شفیع حیدر صدیقی *

قرآن کا یہ معجزہ ہے کہ وہ کائنات کے اسرار و رموز کو کھول کر بیان کرتا ہے۔ سائنس نے آج جتنی بھی ترقی کی ہے پندرہ سو سال پہلے وحی الہی کی صورت میں نوع انسانی کو عطا کر دی گئی تھی جسے انسان نے تحقیق و جستجو سے حاصل کیا ہے۔ قرآن میں موجود سائنسی اشاروں کو اس انڈیکس کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے۔

عنوان	سورۃ / آیت
ارض و سماوات، پانی نباتات، گردش آب و باد وغیرہ، لیل و نہار، حیوانات	البقرہ 20-21 البقرہ 164 النمل 60-61
ناپید ہونا، ارتقائے حیات	البقرہ 106 المائدہ 170 الحجر 4-5
Succession of Species	النحل 8 مریم 78، 98 طہ 128
Adaptation	انبیاء 95 النور 45 القصص 68
جہنم کا ایندھن	الرؤم 55 فاطر 15 یسین 31
Radio activity	البقرہ 24
جنیاتی پہلو، جسمانی معذوری، کروموزوم	البقرہ 155 المؤمنون 12، 14 الحج 5
Trisomy disability physical / Mental	
کن فیکون	آل عمران 47، 59 الانعام 68، 73 النحل 40
	مریم 38 یسین 83 مؤمن 68
حلال و حرام کے سائنسی پہلو	البقرہ 168-173 المائدہ 2، 3، 88 النحل 114-115

* ریسرچ اسکالر (امریکہ)، وزیٹنگ پروفیسر این ای ڈی یونیورسٹی

عنوان	سورۃ/آیت
روزہ کے سائنسی مضمرات	البقرۃ 183
طلوع آفتاب مغرب سے	البقرۃ 258
DNA، کروموزوم تسیج تمام مخلوقات کی	آل عمران 6 الانفال 206 بنی اسرائیل 44 فرقان 47
تسیج تمام مخلوقات کی	الحشر 1 الصّف 1 الجمعة 1 التغابن 1
شہوات برائے آزمائش	آل عمران 14
موت صرف حکم الہی سے	آل عمران 145
تخلیق ارض و سماوات پر تحقیق کا غور و فکر	آل عمران 190-191 النساء 82
خلیے سے حیات کا تصور	النساء 1 الاعراف 189 القیامۃ 37-39
جلد کی حساسیت / درد کا احساس اور جلد کی تخلیق نو	النساء 56 الزمر 23
ماحولیاتی آلودگی	النساء 119 الاعراف 56، 85 الروم 30، 41
قبر کی ٹیکنالوجی	المائدۃ 30، 31
سیفٹی انجینئرنگ، تحفظ جان	المائدۃ 32
نیند ایک نوع و فائز	الانعام 60 الزمر 42
نباتات میں کلوروفل Photo syntheses	الانعام 99
آکسیجن کی کمی	الانعام 125
طبقاتی تقسیم Organogram	انعام 165

عنوان	سورۃ/آیت
ایک دوسرے پر درجے	الزخرف 31
عرش کائنات سے ہٹ کر	ہود 6 طہ 5 السجدة 5 الزخرف 82، 85 الحاقة 17 الرعد 12 مؤمنون 86، 116 الانمل 26 الزمر 75 الدخان 7، 28 الحديد 4 عبس 20 البروج 15
حضرت آدم کی پشت سے ذریت ، جنیاتی پہلو بوقت قیامت بے پناہ کثافت	الاعراف 172
(Density)	الاعراف 187
سکون آور Tranquilizer	الانفال 11
اسلحہ سازی / جدید ٹیکنالوجی کا حصول	آل عمران 200 الحديد 4 النساء 102 نبا 28، 31 الانفال 60
تخلیق کائنات کے چھ ادوار (Six epochs)	الاعراف 54 السجدة 4 ق 38 یونس 3 حم سجده 9 سے 12 الفرقان 59 ہود 7
دل میں غیر مرنی آڑ	الانفال 24 بنی اسرائیل 45 یسین 9 حم سجده 44
سورج متحرک ہے	یسین 38
سورج روشن چاند کو چمکتا ہوا بنایا	یونس 5 الفرقان 61
فرعون کی ممی قدرتی ہنود	یونس 92

عنوان	سورۃ/آیت
قرآن کا چینج	البقرۃ 23-24 یونس 38 ہود 13 طور 33-34
تجارتی ہوائیں Trade winds	یونس 22 روم 46 شوریٰ 33
کائنات سیال پلازمہ تھی	ہود 7
اللہ کے تمام لشکر (وائرس، بیکٹیریا وغیرہ)	الرعد 17 الفتح 2، 4 المدثر 31
زمین میں پہاڑ بطور میخیں بہت گہرائی تک	الرعد 3، 4 الحجر 19 النحل 15 نبا 7 الفاطر 27
رحم مادر کے تغیرات Embryology	آل عمران 6 الاعراف 11 الرعد 8 مؤمنون 12، 14 الحج 5
تمام موجودات ان کے سایوں کا سجدہ کرنا اور ذکر الہی	الرعد 15، 16 النحل 48، 49 بنی اسرائیل 44 الحج 18 النور 41
مفید چیزوں کو دوام اور قرار حیوانات میں تنوع	الرعد 17
Diversification of species	النور 45 الانعام 38
ڈیپریشن کا علاج	البقرہ 50 الانعام 125 التوبہ 14 یونس 57 الرعد 28 الحجر 97، 99 النحل 69 بنی اسرائیل 82 الم نشرح مکمل
میٹالرجیکل انجینئرنگ (pyro Metallurgy)	الرعد 17، 18
جہازوں/کشتیوں کا تیرنا	ہود 37، 41 ابراہیم 33 الحج 65 نمل 61 لقمان 31 یسین 42 جاثیہ 12 الرحمن 19، 24

عنوان	سورۃ/آیت		
آبی حیات	نحل 14	فرقان 53	فاطر 12
نباتات سے علاج Herbal	حجر 19، 21	حج 5	شعراء 7
میٹرل انجینئرنگ	حجر 21	قمر 49	فرقان 2
بار آور ہوائیں (Pollination)	حجر 22		
جنات کی تخلیق Radition سے ہوا کا وجود/ پرواز	حجر 26		
Flight	بقرہ 164	نحل 99	ملک 19
اللہ کی ہر روز نئی شان	بقرہ 106	رعد 4، 3	نحل 8
	رحمن 29	نبأ 13، 15	
شہد کی مکھی کے کمالات	نحل 68، 69		
واقعہ معراج Beyond light barrier	بنی اسرائیل 1		
جین، جنیٹک کوڈ اور قسمت	بنی اسرائیل 13	الحديد 22	
قرآن رحمت و شفا، متبرک الفاظ کے معجزات	بنی اسرائیل 82		
طویل نیند	کہف 11، 12		
تیز نظر	ق 22		
نفس واحد	نساء 1	حجرات 13	ق 3
بگ بینگ تھیوری تخلیق کائنات	انبیاء 30، 33		
آغاز حیات پانی سے	انبیاء 30، 33	نور 45	
زرہ بکتر کی ٹیکنالوجی	انبیاء 81		
صلاحیت والی اقوام زمین کی وارث	انبیاء 105		

عنوان	سورۃ/آیت
روز قیامت ہزار سال کا	حج 47 سجدہ 5
مکھی نہ بنا سکتا Genetic engineering	حج 73
سات مضبوط راستے	مومنون 17 نباء 12
زیر زمین آبی ذخیرے Water table	مومنون 18 ملک 30
ممالیہ جانداروں کا Metabolism	مومنون 21
ابرو باراں کے رموز (Precipitation)	اعراف 57 رعد 12,17 الحجر 22 حج 63 مومنون 18 نور 43 فرقان 48 سے 50 نمل 63 روم 48 واقعہ 79,80 ذاریات 1 سے 5 نوح 11,12
پانی کے پھیرے Water cycles	فرقان 50
متعد مشرق و مغرب	صافات 5 الرحمن 17 معارج 39
ہر شے پروگرام سے ہے	فرقان 2 اعلیٰ 3 جن 28
تلخ و شیریں پانی میں آڑ۔ کثافت کا فرق	فرقان 53 رحمن 19-21 فاطر 12 روم 46
علاج معالجہ	شعراء 80
پرندوں کی زبان دانی	نحل 16
انفراء ساؤنڈ (Infra sound) (چیونٹی کی آواز)	نمل 18
فرشتوں کے چلنے کے راستے	ذاریات 7
چیونٹی کو الہام	نمل 18
ہد ہد کے کمالات	نمل 23,24

عنوان	سورۃ/آیت
کہکشاں/ بروج	رعد 2 حجر 16 فرقان 61 الصافات 10،6 حم سجدہ 9،12 ق 6 ذاریات 7 رحمن 7،8 ملک 3،5 نوح 15،16 جن 8،9 بروج 1
تخت ملکہ سبا ملک جھکنے میں منتقل	نمل 40
پیروڈک ٹیسٹ، ایٹم کی کثافت	نمل 88
ابتدائے حیات	نساء 1 انبیاء 30،31 نور 45 عنکبوت 19،20 روم 27
جوڑا جوڑا/ زوجین	شعراء 7،8 یسین 36 فاطر 11 ذاریات 49 رعد 3 دھر 2 نساء 1 دھر 47،49 لیل 3 نباء 8 نجم 43،45
قدرتی کھاد	روم 24
انسانی رنگ، لب و لہجے کا فرق	روم 22
تخلیق مکرر birth.Re	لقمان 28
ذرے سے چھوٹا (وائرس) (sub Atomic particles)	بقرہ 26 سباء 3
مینوفیکچرنگ (Manufacturing)	سبا 11،13 انبیاء 80
فرشتوں کے متعدد پر	فاطر 1
Centrifugal force	فاطر 40،41 یسین 40
معدنیات رنگ برنگ انسان/ چوپائے رنگ برنگ	فاطر 27،28
ہیرے جواہرات/ معدنیات	فاطر 27

عنوان	سورۃ/آیت
تانبا، نان فیرس میٹالرجی	سباء 12، 13
سورج متحرک ہے	یسین 37-42
کمپیوٹر سسٹم	یسین 12
ایک پکار (Trumpit)	یسین 29، 49، 53، 15 ق
نامعلوم حیات	یسین 36
کائنات وسعت پذیر	ذاریات 47
نئی نئی سواریاں موٹر، جہاز، راکٹ وغیرہ	یسین 42
ہاتھ پاؤں کا بولنا	یسین 65
آکسیجن	یسین 80
دودھ ڈیری مصنوعات	یسین 73
مسخ کرنا	یسین 66، 67
امر ربی	یسین 82
کائنات میں کہیں اور زندگی حیات زمیں کے علاوہ	ص 11، 10، جاثیہ 3، 4، شوریٰ 29، طارق 12
آسمان، دخان سے بنے	حم سجدہ 9-12
خلیہ/ڈی این اے جین/رحم مادر کے تین اندھیرے	زمر 6
کم از کم مدت حمل و شیر خواری	احقاف 15، لقمان 14
منتخب جین Selective Genes	حجرات 13
علم الابدان	ذاریات 20، 21
کائنات میں خلا نہیں ہے ایٹھر کا تصور	ق 6، ملک 3، 4

عنوان	سورۃ/آیت	
رزق آسمانوں میں Photosynthesis	انعام 99	ذاریات 22 مؤمن 13
کائنات پھیلتی جا رہی ہے Expansion of universe	ذاریات 47	
صبح و شام عذاب نار	مومن 46	
زمین اور شکرِ مادر سے پیدائش	نجم 32	
سال بھر کے معاملات، مبارک رات	دخان 4، 2	قدر 1، 4
Escape velocity کشش ثقل	رحمن 33	
توازن/اندازہ	حجر 19	مومنون 17 فرقان 2
	قمر 49	الرحمن 5، 7، 8
تابکاری کا عذاب	رحمن 35	
قدرتی آفات زمین اور انسانوں پر	حدید 22	تغابن 11
بلیک ہول	واقعہ 75-76	
Famous/Num-Famous لوہا	کہف 98	انبیاء 80 حدید 25
Metallurgy	سبا 1، 11، 13	
ہیئت بدلنا Change of	بقرہ 65	مائدہ 60 اعراف 166
	واقعہ 60، 61	
ISO-9000 کا Standard	صف 3	
متعدد زمینیں	طلاق 12	
رات اور دن کا اندازہ صرف اللہ کو ہے	مزل 20	
پچاس ہزار سال کا دن - فرشتوں کی سرعتِ رفتار	معارج 4	
شہاب ثاقب	جن 8-9	

عنوان	سورۃ/آیت
رزق آسمانوں میں Pholosynthesis	انعام 99 ذاریات 22 مؤمن 13
انگلیوں کے نشان Finger Prints	قیامہ 4
قیامت میں مہر و ماہ کی بجا	قیامہ 9
گریزاں ستارے Receeding Stars	عبس 15,16 تکویر 15-16
دل On-line	ملک 13 فاطر 38
ایئر کنڈیشنز، ہیٹر (Heater)	دھر 13
کولے کی کیفیت	اعلیٰ 4-5
سمندر کا جلنا/ پانی کا ہائیڈروجن اور O2 بننا	طور 6 تکویر 6
اونٹ کے عجائبات	غاشیہ 17
جن کی پیدائش	حجر 27 رحمن 15
انسان	آل عمران 47، 45، 59-60 نساء 1 مریم 17 سے 21 ص 71 سے 75 نوح 14، 17، 18 علق 2-3 مومنون 12-14 حج 5 زمر 6 والتین 4 صافات 11 ہود 61 روم 20-21 طہ 55 واقعہ 59 مومن 64، 67 حم سجدہ 53 ذاریات 1921 نجم 32، 45 مرسلات 21، 22 انفطار 7، 8 اعلیٰ 2، 3 دھر 28 قیامہ 28 حجر 26، 28 سے 33 رحمن 14

عنوان	سورۃ/آیت
انسان	اعراف 11 کہف 37 علق 2 فاطر 11، 27
ایٹمی پلانٹ/تابکاری	ہمزہ 8-9 بلد 2
قیامت	تکویر 1 سے 12 انبیاء 104 ابراہیم 48 قیامہ 8، 9، 10 القارعہ 1 سے 11
عالم نباتات	عبس 24-32 شعراء 7 رعد 3-4 حجر 19 فاطر 27 لقمان 10، 11 نحل 10، 11، 60، 61، 67 زمر 21 طہ 53-54 حج 5 نباء 14-15 مومنون 19، 20 یٰسین 34-37 ق 9-11 الرٰحمٰن 11، 12، 68-69 نمل 60
فلکیات/ارضیات	بقرہ 29 اعراف 54 یونس 3 ہود 7 فرقان 59 سجدہ 4 حم سجدہ 9 سے 12 ق 38 حدید
عالم حیوانات	فتح 7-14 جاثیہ 3-4 یٰسین 72-73 نور 45 نحل 10، 11، 13، 5، 14، 68، 69، 79، 80 انبیاء 30 لقمان 10-11 مومن 79، 80 حج 34، مومنون 21-22 شوریٰ 29 ملک 19

عنوان	سورۃ/آیت
Conservation of Species نسلوں کا فروغ	مومنون 27 یسین 41 ہود 40
بینا/نابینا کی قسم	حاقہ 38-39
رات اور دن کی طوالت کا صحیح علم	مزل 20
انیس فرشتے/آزمائش کا ہندسہ	مدثر 30
بچے بوڑھے ہو جانے کا دن	مزل 17
آسمان پر پہرے اور شعلے	جن 8
انسانی جوڑے-مضبوط اعضاء	دھر 28 بلد 8-10 ملک 23
شکم مادر میں کیفیت	مرسلات 19-23
ایٹمی توانائی/ری ایکٹر	مرسلات 29-33
سات مضبوط راستے	نباء 12
جانور مٹی ہو جائیں گے	نباء 40
ہر شے کی مقررہ مقدار	قمر 49 فرقان 2 حجر 21 رعد 8 قمر 12
میٹرل انجینئرنگ	بقرة 29 آل عمران 14
عدت کی مدت	بقرة 228، 234 طلاق 4
مردہ سے زندہ نکالنا زندہ سے مردہ نکالنا	آل عمران 27 انعام 95 روم 15
موت	آل عمران 145 انعام 60
سایہ	فرقان 45
سیر ارض و بحر	نحل 36 بنی اسرائیل 70، 99 عنکبوت 20 روم 9، 42 فاطر 44 مومن 21

عنوان	سورۃ/آیت
کان آنکھ دل	نحل 108،78 بنی اسرائیل 36 مومنون 78 سجدہ 9 ملک 23 بلد 9،7
ستاروں سے راستہ دیکھنا Navigation	انعام 97 نحل 16 صافات 88،89
الٹرا سائونڈ	اعراف 143
قیامت میں ثقافت	اعراف 187
پرندے فضا میں	نحل 79 ملک 19
بوسیدہ ہڈیاں	بنی اسرائیل 49 یسین 99
قیامت میں اندھا	بنی اسرائیل 97،72 طہ 124،125
غوطہ خوری	انبیاء 82 ص 37
سمندر کے اندھیرے	نور 40
تلخ و شیریں پانی	نمل 61 فرقان 53 رحمن 19،20
ستاروں کی چال	عبس 15،16
فرشتوں کی ہیئت	فاطر 1
قرآن آسمان دنیا پر	دخان 3،4
گردش باد	بقرہ 164 جاثیہ 3 زاریات 1،4 ملک 21 مرسلات 19
رزق آسمان میں	زاریات 22

الإرهاب - كلمة حق أريد بها باطل

عالم خان*

الملخص:

فقد كثر الحديث في الشرق والغرب عن موضوع الإرهاب ومن ضمنه الإسلام والمسلمين وخلاصة كلامهم أن المسلمين إرهابيون والإسلام والقرآن يأمرهم به . والحق أنهم لم يعرفوا الإسلام بأنه دين الأمن والسلامة، ولم يصلوا إلى حقيقة معاني الإرهاب وموقف الإسلام منه . فإن الإسلام هو دين الوحيد الذي يصون حرمة نفس الإنسان ويحمي حقوقه ويحرم قتل الأبرياء . فليتأمل الذين ينسبون الإرهاب إلى الإسلام وأهله أن لا دخل للإرهاب في الإسلام بل من تعاليمه بأنه دخلت امرأة النار في هرة حبستها حتى ماتت ودخلت امرأة زانية الجنة في كلب سقته ماء فإذا يُراعى فيه حقوق الحيوان وحرمة نفسه، فكيف لا يصون الحقوق الإنسانية وحرمتها . وقد حاولنا في هذا البحث أن نذكر تعريفات الإرهاب وموقف الإسلام عنه وحقائقا تاريخيا حول هذا الموضوع.

الكلمات الرئيسية: الإرهاب، الإسلام، الإنسانية، الحقائق التاريخية.

معنى كلمة - الإرهاب لغة:

كلمة الإرهاب ترجمة الكلمة الشهيرة في عصر الحديث Terrorism في اللغة الإنجليزية

هو الفعل اللاتيني Ters الذي استمدت منه كلمة Terror أي الرعب أو الخوف الشديد" (١)

وأما في اللغة العربية فقد "اشتقت كلمة إرهاب من الفعل المزيد (أرهب) ويقال أرهب فلان

فلاناً أي خوفه وأفرعه، وهو نفس المعنى الذي يدل عليه الفعل المضعف (رهب) أما الفعل المجرد من

Lecturer at Faculty of Theology, Department of Islamic sciences, University of
Gümüşhane (Turkey)

نفس المادة وهو (رهب) يرهب رهبة ورهباً فيعني خاف، فيقال رهب الشيء رهباً ورهبة أى خافه . أما الفعل الممزىد بالتاء (ترهب) فيعني انقطع للعبادة فى صومعته، ويشتق منه الراهب والرهبانية . إلخ، وكذلك يستعمل الفعل ترهب بمعنى توعد إذا كان متعدياً فيقال: ترهب فلاناً: أى توعدده، وكذلك تستعمل اللغة العربية صيغة (استفعل) من نفس المادة فتقول استرهب فلاناً أى أرهبه(٢).

معنى كلمة الإرهاب - اصطلاحاً:

إن العلماء المعاصرين اختلفوا فى تعريف هذه الكلمة وعرفها كل واحد حسب وجهة نظره وصار كل واحد يأخذ منها ما يناسب هواه ورأيه . وسنذكر فى السطور الآتية بعض التعريفات التى قدمت لمفهوم الإرهاب سواء فى الغرب أو الشرق، وسواء من قبل أفراد أو منظمات منها:

- 1- عرفها موسوعة Encarta الإلكترونية الإرهاب Terrorism بأنه: استعمال العنف أو التهديد باستعماله من أجل إحداث جو من الخوف بين أناس معينين يستهدف مجموعات عرقية أو دينية أو حكومات أو أحزاباً سياسية أو غيرها.(٣)
- 2- الإرهاب هو عنف منظم ومتصل بقصد خلق حالة من التهديد العام، الموجه إلى دولة أو جماعة سياسية، الذى تركبه جماعة منظمة بقصد تحقيق أهداف سياسية.(٤)
- 3- الإرهاب هو استعمال العنف أو التهديد باستعماله ضد الأفراد أو الجماعات أو الدولة بغية تحقيق هدف غير مشروع يؤثر على الأوضاع السياسية والاقتصادية والاجتماعية السائدة التى أقرها المجتمع.(٥)
- 5- الإرهاب هو استخدام العنف من جانب الجماعات غير الحكومية من أجل إنجاز أهداف سياسية.(٦)
- 6- عرفها لجنة الشئون العربية والخارجية والأمن القومى لمجلس الشورى المصرى الإرهاب بأنه: استعمال العنف -بأشكاله المادية وغير المادية- للتأثير على الأفراد أو المجموعات أو

الحكومات، وإيجاد مناخ من الاضطراب وعدم الأمن، بغية تحقيق هدف معين، يرتبط بتوجهات الجماعات الإرهابية، لكنه -بصفة عامة- يتضمن تأثيراً على المعتقدات أو القيم أو الأوضاع الاجتماعية والاقتصادية والثقافية والسياسية السائدة، التي جرى التوافق عليها في الدولة التي تمثل مصلحة قومية عليا للوطن. (٤)

8- عرفتها الاتفاقية العربية لمكافحة الإرهاب: كل فعل من أفعال العنف أو التهديد به أياً كانت بواعثه أو أغراضه، يقع تنفيذاً لمشروع إجرامي فردي أو جماعي، ويهدف إلى إلقاء الرعب بين الناس، أو ترويعهم بإيذائهم أو تعريض حياتهم أو حريتهم أو أمنهم للخطر، أو إلحاق الضرر بالبيئة أو بأحد المرافق أو الأملاك العامة أو الخاصة أو احتلالها أو الاستيلاء عليها أو تعريض أحد الموارد الوطنية للخطر. (٨)

9- عرفها المجمع الفقهي الإسلامي بمكة المكرمة: العدوان الذي يمارسه أفراد أو جماعات أو دول بغياً على الإنسان -دينه، ودمه، وعقله، وماله- بغير حق، ويشمل صنوف التخويف والأذى والتهديد والقتل بغير حق، وما يتصل بصور الحرابة وإخافة الناس وقطع الطريق، وكل فعل من أفعال العنف أو التهديد، يقع تنفيذاً لمشروع إجرامي فردي أو جماعي، ويهدف إلى إلقاء الرعب بين الناس أو ترويعهم بإيذائهم أو تعريض حياتهم أو حريتهم أو أمنهم أو أموالهم للخطر. ومن صنوفه إلحاق الضرر بالبيئة أو بأحد المرافق والأملاك العامة أو الخاصة أو تعريض أحد الموارد الوطنية أو الطبيعية للخطر، فكل هذا من صور الفساد في الأرض التي نهى الله سبحانه وتعالى المسلمين عنها (وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ) (٩)

10- عرفها مكتب التحقيقات الفيدرالية الأمريكية الإرهاب بأنه: الاستخدام غير المشروع للقوة أو العنف من قبل مجموعة من الأفراد، لهم صلة ما بدولة أجنبية، أو تتجاوز أنشطتهم الحدود القومية، ضد أشخاص وممتلكات، لترويع أو إكراه حكومة ما والسكان المدنيين أو أى جزء منها، لتعزيز أهداف سياسية أو اجتماعية. (١٠)

- 11- عرفها وكالة الاستخبارات المركزية الأمريكية (CIA) عام 1980: التهديد الناشئ عن عنف من قبل أفراد أو جماعات.
- 12- تعريف وزارة العدل الأمريكية عام 1984: أسلوب جنائي عنيف يقصد به بوضوح التأثير على حكومة ما عن طريق الاغتيالات أو الخطف.
- 13- تعريف وزارة الدفاع الأمريكية عام 1986: الاستعمال أو التهديد غير المشروع للقوة ضد الأشخاص أو الأموال، غالباً لتحقيق أهداف سياسية أو دينية أو عقائدية.
- 14- تعريف وزارة الخارجية الأمريكية عام 1988: عنف ذو باعث سياسي يُرتكب عن سابق تصور وتصميم وضد أهداف غير حربية من قبل مجموعات وطنية فرعية أو عملاء دولة سريين، ويقصد به عادة التأثير على جمهور ما.
- 15- تعريف مكتب جمهورية ألمانيا الاتحادية لحماية الدستور 1985: كفاح موجه نحو أهداف سياسية يقصد تحقيقها بواسطة الهجوم على أرواح وممتلكات أشخاص آخرين، وخصوصاً بواسطة جرائم قاسية.
- 16- تعريف دائرة المعارف الروسية: سياسة التخويف المنهجي للخصوم بما في ذلك استئصالهم مادياً. (١١)
- 17- تعريف تقرير وزارة الخارجية الأمريكية الصادر في أكتوبر 2001: العنف المتعمد ذو الدوافع السياسية الذي يرتكب ضد غير المقاتلين، وعادة بنية التأثير على الجمهور... والإرهاب الدولي هو الإرهاب الذي يشترك فيه مواطنو أكثر من دولة أو يحدث على أرض أكثر من دولة. (١٢)
- وبالتأمل في التعريفات المذكورة نجد أن جميع التعريفات الغربية التي قدمت للإرهاب غير دقيقة ليس فيه تفريق بين أنواعه المختلفة وأما التعريفات الأمريكية أغلبها مختلط بين الإرهاب والكفاح المسلح المشروع ضد الاحتلال الأجنبي لأهداف تخص مصلحتها أولاً، ومصلحة

الصهيونية العالمية ثانياً، حيث تصنّف ضمن جرائم الإرهاب أعمالاً لا يمكن بأى حال أو معيار للشرعية الدولية إلا أن تكون مقاومةً مسلحةً مشروعةً ضد الاحتلال. وكذلك لا يُحدّد أبداً نوعية مصادر الفعل الإرهابي أو فئة من ارتكبه. وينسحب على جميع الجرائم وعلى جميع الاغتيالات، ومن ثم فهو تعريف غير صارم. حيث إننا لم نعد نرى ما الفرق بين الجريمة الإرهابية والجريمة غير الإرهابية، ولا الفرق بين الإرهاب القومي والإرهاب الدولي، ولا الفرق بين فعل الحرب وفعل الإرهاب، ولا الفرق بين ما هو عسكري وما هو مدني.

ويعد تعريف المجمع الفقهي الإسلامي بمكة المكرمة أشمل التعريفات؛ حيث يتسع ليشمل كل أشكال الإرهاب المادي والمعنوي، الفردي والجماعي والدولي، حيث يرد الإرهاب بالمفهوم الغربي الذي يشتمل على القتل والتدمير والترويع، إلى مفهومه الإسلامي وهو مفهوم (الحرابة) و(الإفساد في الأرض).

موقف الإسلام من الإرهاب:

إن الإسلام حريص على صيانة حرمة النفس الإنسانية وحماية حقوق الإنسان: دمه وماله وعرضه. وينهى أتباعه عن ظواهر الغلو والتشدد، وعن العنف والإرهاب، وبأمرهم بالرفق والرحمة والتسامح، ومقابلة السيئة بالحسنة حيث قال الله سبحانه وتعالى:

(وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ *
وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ) (١٣)

لأن الإسلام هو دين الرفق والرحمة كما جاء في الحديث الذي أخرجه الإمام البخاري بسنده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن الله رفيق يحب الرفق) (١٤)

وثمره الرفق أنه يزين كل شيء كما في الحديث الذي أخرجه الإمام مسلم بسنده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: (إن الرفق لا يكون في شيء إلا زانه، ولا ينزع من شيء إلا شانه). (١٥)

ولا شك أن من حرم الرفق حرم الخير كله كما وضع النبي صلى الله عليه وسلم في حديث

أخرجه الإمام حيث قال صلى الله عليه وسلم: (من يحرم الرفق يحرم الخير). (١٦)

وقد ذكر الله سبحانه وتعالى أنه من صفات النبي الأُمى صلى الله عليه وسلم حيث قال: (فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ). (١٧)

ولهذا أمرنا الله سبحانه وتعالى أن تكون قدوة لنا في الأعمال والأفعال شخصية النبي صلى الله عليه وسلم، وبه نحن نفتدى في كل شيء في حياتنا الفردية والاجتماعية حيث قال: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ). (١٨)

فقد تبين أن الرسول صلى الله عليه وسلم هو الأسوة الحسنة، وهو يحث على الوسطية وينهى عن المبالغة والعنف والإرهاب والتشدد كما نجد وصاياه في كتب الأحاديث واضحة جلية لكل من أرسله قائداً للمجاهدين ضد العدو فكان ينهاهم عن قتل الأبرياء وغير المحاربين كما في الحديث الذي أخرجه الإمام مسلم بسنده قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم، إذا أَمَرَ أَمِيرًا على جيش أو سرية أو صاه في خاصته بتقوى الله ومن معه من المسلمين خيراً ثم قال: (اغزوا باسمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَمَثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا). (١٩).

وفي رواية أبي داود: (انطلقوا باسمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَائِيًّا، وَلَا طِفْلاً وَلَا صَغِيرًا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا تَغْلُوا، وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ، وَأَصْلِحُوا، وَأَحْسِنُوا، إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) (٢٠).

ونهى النبي صلى الله عليه وسلم قتل غير المسلمين من ذوى العهد فقال: (مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا). (٢١)

وقد سار على نهجه خلفاء راشدين كما هو الظاهر في وصايا خليفته أبي بكر رضى الله عنه حينما قال ليزيد بن أبى سفيان رضى الله عنه حين أرسله على رأس جيش إلى الشام فقال: (إِنِّي أَوْصِيكَ بِعَشْرِ: "لَا تَقْتُلَنَّ صَبِيًّا، وَلَا امْرَأَةً، وَلَا كَبِيرًا هَرِمًا، وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجْرًا مُثْمِرًا، وَلَا تُخْرِبَنَّ عَامِرًا، وَلَا تَعْفِرَنَّ شَاةً وَلَا بَقْرَةً إِلَّا لِمَا كَلَّةٍ، وَلَا تُغْرِقَنَّ نَخْلًا وَلَا تَحْرِقَنَّه، وَلَا تَغْلُ، وَلَا تَجُنِّ"). (٢٢)

فوضع النبي صلى الله عليه وسلم هذا منهجا لنا فلا يصح التجاوز منه، وعلمنا أن نعامل الناس

بطريقة نحب أن يعاملنا الناس بها نحن وأولادنا، فقال: (فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزْحَرَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَا تَأْتِيهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَّاتٍ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ) (٢٣)

وقد شهد تعاليم الإسلام على أنه لم يصن حرمة النفس الإنسانية فقط بل الحيوانات أيضا حتى منع ترويع الحيوانات والطيور، كما حكى عبد الله بن مسعود كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر: فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرحان فأخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال: (مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا). ورأى قرية نمل قد حرقناها فقال: (مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ). قلنا نحن. قال: (إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ). (٢٤)

والظاهر مما سبق أن الإسلام يخالف الإرهاب تماما، ولا يشجع من يرتكبه، فالذين ينسبون الإرهاب إلى الإسلام هم في الحقيقة أعمياء عن تعاليم الإسلام وجهلاء بالدين الحنيف؛ لأنه يهتم بنفس الإنسانية وحقوقها ويذم من يدمرون الديار ويقتلون الأبرياء، ولو كانوا غير مسلمين، إذا لم يكونوا محاربين ضد المسلمين في الحرب .

من الإرهابيون؟

نسمع هذه الكلمة الشهيرة على ألسنة الناس في عصر الحديث في المجالس، والمحاضرات، والمقابلات على القنوات الفضائية، والصحف، والجرائد العالمية والمحلية، وكلهم يطبقونها على المسلمين، وهذا من أجل خلط متعمد عليهم بين الإرهاب والجهاد، فأتباع الضلال والعناد تسمى الجهاد إرهابيا، والإعلام الغربي الحاقد على الإسلام وأهله يحاول في هذا الوقت وبصوته المرتفع إلصاق تهمة الإرهاب والوحشية بالإسلام وأهله، لتخويف الأمم من الإسلام، خشية أن يعتنقوه، ويحاولون تشويه حقيقة الإسلام الواضحة، وهو أنه دين يدعو دائما إلى التآلف والتراحم مع من يستحق ذلك من الأفراد أو الأمم أو الشعوب. ويقتضى الخلط وصف النبي عليه السلام والأنبياء والرسل عليهم السلام وكافة الملوك والفتاحين في التاريخ بما ليس فيهم؛ لأنهم حملوا السيف وقاتلوا في سبيل الله وهذا باطل بحكم العقل والشرع والواقع، فالإرهاب أعمال عدوانية غير

مشروعة كما ذكر من قبل، تنفرد بها عصابة أو مجموعة أو دولة كما في الكيان الصهيوني لأغراض خاصة، والإرهاب في الحقيقة هو إفساد في الأرض، وتدمير للحياة الإنسانية، وهو ما ترفضه جميع الشرائع، وقد وقف الإسلام منه موقفا حاسما، قال تعالى: (وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ) (٢٥)

وفرض أشد العقوبات على الأعمال التي تهدد الأمن العام كما يقول الله تعالى في قطاع الطريق الذين يخربون أمن الدولة: (إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ) (٢٦)

وأما الجهاد فهو دفاع عن الإنسان حيث كان على وجه الأرض، وتحرير للإنسانية وحماية لحقوق المظلومين المهاجرين الذين أبعدها عن ديارهم بغير حق، قال تعالى: (أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ) (٢٧)

قال تعالى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً وَعَلِمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ) (٢٨)

وأساس الجهاد على شروط كوجوب الإعداد والاستعداد، ووجوب تجنب قتل الأبرياء من النساء والشيوخ والأطفال، ومواضع العبادة وغيرها كالأشجار والحيوانات، وهذه تقدم صورة عامة عن أهداف الجهاد ومقاصده ووسائله، ويظهر منه اختلاف الجهاد اختلافاً جوهرياً عما اصطاح عليه أخيراً في العصر الحديث بالإرهاب الذي أصبح علامة قتل الأبرياء وترويع الآمنين لدوافع سياسية من أبرز معانيه.

فالفرق بين الإرهاب والجهاد كالفرق بين الليل والنهار لأن الإرهاب عدوان على عامة الناس يجب أن يقاوم، وأن كل من يدافع عن نفسه وعن دينه ضد الاعتداء ويقتل من يعتدى عليه ثم يموت في دفاعه فهو شهيد.

ولو ننظر إلى الحقائق التاريخية فلا نحتاج إلى الدفاع عن الإسلام والمسلمين فيما يتعلق

بالإرهاب؛ لأن الغرب الصليبي وإعلامه يدعيه على أهل الإسلام من البربرية والوحشية. وفي الحقيقة أيديهم ملوثة بدم الأبرياء في جميع أنحاء العالم. مثلاً: من الذي أخرج أصحاب الأرض الأصليين من الهنود الحمر بعد مذابح يشيب لها الولدان؟ والتاريخ شاهد على أن الاتحاد السوفيتي ما قامت دولته إلا على إرهاب المسلمين في دول آسيا الوسطى، وحملهم بقوة السلاح على الدخول في دينهم الإلحادي، ومن لم يستجب لهم ولم يدخل في دينهم أذاقوه الويلات في سجونهم ثم مثلوا بهم مثله لم يعرف التاريخ مثلها إلى اليوم، وكل يوم تكتشف كثير من المقابر الجماعية في تلك البلاد. أليس دولة البوسنة والشيستان ما زالت في انتظار "محكمة العدل الدولية"، وعلى جرائم تشاهد في أرض أفغانستان والعراق ألم يقتلوا الأطفال والشيوخ والنساء؟ ألم يغتصبوا السيدات العفيفات في مراكزهم العسكرية؟ ألم يرتكبوا هذه الجريمة مع بعض الحالات في بيوتهن وبحضور أسرهن بقوة السلاح؟ ونلخص بعض جرائم من يلصقون مصطلح -الإرهاب- على الإسلام وأهله فيما يأتي:

- 1- فمن العام 1862م إلى العام 1886 قام المغتصبون البيض، الذي أسسوا أمريكا فيما بعد بسحق الهنود الحمر أهل البلاد الأصليين، وأبادوا 80% منهم، ثم رُحِّل جميع الهنود الباقين إلى المناطق الهندية أو إلى أماكن خصصت لهم أشبه ما تكون بالغابات المغلقة .
- 2- وفي الحرب الأهلية الأمريكية الهمجية التي سبقت تأسيس الدولة الأمريكية الحديثة التي امتدت من عام 1861م إلى عام 1865م؛ فقد حصدت ما لا يقل عن 80 ألف إنسان، فضلاً عن التخريب والدمار التي خلفته. (٢٩)
- 3- وفي العام 1945م قصفت أمريكا مدينة "هيروشيما" اليابانية بأول قنبلة ذرية في التاريخ، وهي قنبلة يورانيوم تزن أكثر من 4.5 أطنان، وكان جسر "أيووي" الذي يرتبط مع جسور أخرى منها فروع دلتا نهر "أوتا" السبعة، نقطة الهدف، وأسقطت القنبلة في الساعة 8:15، وقد أخطأت الهدف قليلاً وسقطت على بعد 800 قدم منه، وفي الساعة 8:16 وفي لمح البصر قتل 66 ألف شخص وجرح 69 ألفاً بسبب التفجير المتكون من 10 آلاف طن. (٣٠)

- 4- و في نفس الوقت تقريبا قصف مدينة "ناغازاكي" تماما مثل مدينة "هيروشيما"، غير أن التي أسقطت هي قنبلة بلوتونيوم، وقد أخطأت هدفها بنحو 2.5 كلم، ومع ذلك كان سقوطها في وسط المدينة، وفي لحظة واحدة انخفض عدد سكان المدينة من 422 ألفا إلى 383 ألفا، لأن 39 ألفا قتلوا و25 ألفا جرحوا، في جزء من الثانية، ولقد تبجح أكبر المفكرين العسكريين الأمريكيين بقوله: (لا شيء في المبادء الأمريكية ينص على وجود خطوط حمراء في الحرب) (٣١)
- و في هذه الحرب -العالمية الثانية- أسقطت القوات الأمريكية على ألمانيا ما يكفي لتدمير قارة بأكملها، ولم يُترك بيت ولا مصنع فضلاً عن الشكات العسكرية إلا وأسقط عليه قنبلة، ذلك بشهادة القادة الأمريكيين أنفسهم.
- 5- و في عام 1951م بدأت الحرب الأميركية ضد كوريا لصد المد الشيوعي، وقد بلغ عدد الخسائر البشرية ما بين قتيل ومفقود وجريح؛ نحو أربعة ملايين شخص، وكان ضحايا المدنيين ضعف ضحايا العسكريين. (٣٢)
- 6- و في عام 1964م بدأت حرب فيتنام، وقد خسر الفيتناميون خلال سنوات الحرب الثماني مليوني قتيل وثلاثة ملايين جريح، وما يقارب 12 مليون لاجء، أما الأميركيون فتقدر خسائرهم بـ 57 ألف قتيل و153303 جريح و587 أسيرا، ما بين مدني وعسكري. (٣٣)
- 7- و في عام 1965م دعمت المخابرات الأمريكية وصول "سوهارتو" إلى الحكم في إندونيسيا بعد انقلاب دموي شهد مصرع ما يقارب المليونين من الفلاحين الفقراء. (٣٤)
- 8- و من عام 1992م إلى 1994م تدخل أميركا في منطقة القرن الأفريقي وأرسلت 28 ألف جندي إلى الصومال، وقد انسحبت هذه القوات بعد مجازر وحشية ارتكبتها ضد الصوماليين، ومنها شئٌ لأحباء على النار، وقد خرجت هذه القوات مدحورة بعد مقتل العشرات من جنودها بداية عام 1994م. (٣٥)
- 9- و في عام 2001م بدأت العمليات العسكرية ضد أفغانستان كرد فعل على هجمات 11

سبتمبر / أيلول، وقد أُلقت أمريكا على أفغانستان كثيرا من القنابل الفتاكة التي جربت لأول مرة، ومنها قنابل مشعة، مما ترتب عليه مقتل وإصابة أكثر من 18 ألف مسلم. وفي عام 2003 م سُنت الحرب الظالمة على العراق من طرف تحالف أميركي بريطاني قتل خلالها آلاف الضحايا أكثرهم من عامة الشعب المدنيين. (٣٦)

هذه الجرائم المذكورة لمن ينسبون مصطلح -الإرهاب- للمسلمين، عجباً بمنطقهم إذ يقومون بتدمير بلاد المسلمين، وبيوتهم، ويجعلون أراضيهم محتلة، وينتهكون أعراضهم ويقتلون صغارهم وشبابهم، ويعتقلون كبارهم. فإذا دافعوا عن أنفسهم وعن أعراضهم وأموالهم فيلصقون بهم تهمة الإرهاب، ويقدمون أنفسهم أبرياء أمام العالم.

فالإسلام دين الأمن والمحبة، وليس دين العنف والتشدد والوحشية كما يزعم الغرب فهل يمكن للدين الذي يحترم عصفوراً، وينهى عن قتله لغير مصلحة دين إرهابي، وهل الدين الذي ينهى عن قتل النمل الذي لا يؤذى دين يدعو إلى الوحشية والهمجية، وهل الذين يحفظون أرواح من خالفهم في الدين من الرهبان إرهابيون أو همجيون؟

الخاتمة:

إن الإسلام دين الأمن والسلامة وليس دين الإرهاب والوحشية يصون الحيوانات فكيف لا يهتم بنفس الإنسان ولا يصونها، وأما ما أُلصق به من ألقاب الإرهاب، والدموية، ودين الوحشية فهذا اتهام باطل، لا حقيقة له من حيث النقل ولا العقل، وقد شهد التاريخ بمحاسنه ومحاسن أهله، وقد حفظ التاريخ جرائم من يخفون الأمم منه ويصفونه بالإرهاب والوحشية ويصف أتباعه بأنهم لا يعرفون سوى القتل والهمجية كما حفظ التاريخ في الحرب العالمية الأولى والثانية، ونطق به تراب ناغازاكي وهيروشيما.

المصادر والمراجع:

- (1) د. أحمد جلال عز الدين، الإرهاب والعنف السياسي، الحرية للصحافة والطباعة والنشر، القاهرة، 1986، ص. 22.
- (2) الإفريقي، أبو الفضل محمد بن مكرم بن ابن منظور (ت711هـ)، لسان العرب. تحقيق عبد الله علي الكبير وآخرون وآخرين مادة رهب، دار المعارف - القاهرة، ط1414. ج 1 ص 436. انظر لويس معلوف (ت 1365هـ)، المنجد في اللغة، مادة رهب، دار المشرق - بيروت، 2015م. ص 282. وإبراهيم مصطفى ومجموعة من المؤلفين، المعجم الوسيط، دار الدعوة، ط1982. 2، ص. 282.
- (3) جاك دريدا، ما الذي حدث في حدث 11 سبتمبر؟ ص 86، ترجمة: صفاء فتحي، مراجعة: بشير السباعي، المشروع القومي للترجمة، العدد 531، المجلس الأعلى للثقافة، القاهرة، 2003.
- (4) د. أحمد جلال، الإرهاب والعنف السياسي، ص 49.
- (5) د. محمود حمدي زقزوق (مشرف)
- (6) Giddens, Anthony, Sociology, 3rd ed, Polity Press, Cambridge, 2000. P.751.
- (7) هانى خلاف، أحمد نافع، نحن وأوروبا: شواغل الحاضر وآفاق المستقبل، مركز الأهرام للدراسات السياسية والإستراتيجية، القاهرة، 1997. ص 185.
- (8) د. محمد الحسيني، الإرهاب: مظاهره وأشكاله وفقاً للاتفاقية العربية لمكافحة الإرهاب، بحث منشور على موقع وزارة الشؤون الإسلامية والأوقاف السعودية. ص 8.
- (9) رابطة العالم الإسلامي، الإرهاب، ملف خاص من موقع الرابطة الإلكتروني. ص 2-3
www.themwl.org
- (10) ويليام بلوم، الدولة المارقة، دليل إلى الدولة العظمى الوحيدة في العالم، ترجمة: كمال

- السيد، المشروع القومي للترجمة، العدد 463، المجلس الأعلى للثقافة، القاهرة، 2002. ص. 64
- (11) التعريفات من 11-16: منقوله من كتاب هانى السباعي، الإرهاب فى المنظومة الغربية، مقال منشور على موقع مجلة المختار الإسلامى www.islamselect.com
- (12) د. طه عبد العليم، خطيئة التعريف الأمريكى للإرهاب، فى: مناقشة قانونية وتحليلية لتعريف الإرهاب، ملف خاص من موقع البلاغ www.balagh.com
- (13) سورة فصلت (34-35).
- (14) البخارى، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل بن إبراهيم (ت 256هـ)، الجامع الصحيح، رقم الحديث (6927)، دار الشعب - القاهرة، ط 1407. 2، ج 9 ص 20. وانظر: مسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري (ت ? 261هـ؟)، صحيح مسلم، رقم الحديث (77)، دار الكتاب العربى - بيروت، ج 8 ص 22. وأبو داود، سليمان بن الأشعث السجستاني (ت 275هـ)، سنن، رقم الحديث (4807)، دار الكتاب العربى - بيروت، ج 4 ص 402.
- (15) المصدر السابق. ج 8 ص 22.
- (16) المصدر نفسه.
- (17) سورة آل عمران (159).
- (18) سورة الأحزاب (21).
- (19) مسلم، صحيح مسلم، رقم الحديث (1731) ج 5 ص 139.
- (20) أبو داود، سنن أبى داود، رقم الحديث (2614) ج 2 ص 342.
- (21) البخارى، صحيح البخارى، رقم الحديث (6914) ج 9 ص 16.
- (22) ابن شيبه، أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبى شيبه العيسى الكوفى (ت 235هـ) مُصنّف ابن أبى شيبه، رقم الحديث (33121)، الدار السلفية الهندية القديمة، ط 1409. 1، ج

12 ص. 383

- (23) مسلم، صحيح مسلم، رقم الحديث (1844) ج 6 ص 18.
- (24) أبو داود، سنن، رقم الحديث (33142) ج 3 ص 8.
- (25) سورة المائدة (2)
- (26) سورة المائدة: 33
- (27) سورة الحج (39)
- (28) سورة التوبة (123)
- 29 (Dee Brown Bury My Heart at Wounded Knee An Indian American History of the American West, p. 40, Henry Holt, Owl Book edition 1991, copyright 1970, trade paperback, 488 pages, ISBN 0-8050-1730-5.
- 30 (Summary of, Bagby, Wesley Marvin)1999(. America's International Relations Since World War-New YorkOxford University Press December, 1996ISBN-13:978-0195123890 ISBN-10:0195123891 Edition:First Edition.
- 31 المصدر نفسه .
- 32 (Choe, Sang-Hun)25June 2007. "A half-century wait for a husband abducted by North Korea".-21, The New York Times, Retrieved 25December 2011.
- 33 (Willbanks, James H.)2008(. The Tet OffensiveA Concise History. New YorkColumbia University Press. p. 32. Date

published 12/1/2008 ISBN-13:9780231128414 ISBN:023112841X

- 34 (Shoard, Catherine) 14 September 2012. "The Act of Killing – review". The Guardian London. Retrieved 20 December 2012.
- 35 (Summary of Stewart, Richard W., The United States Army in Somalia, 1992–1994, United States Army Center of Military History) 2003).
- 36 (Report of Philip Weiss founder and Editor of MondoWeiss .net, published on April 28, 2013.

حكم حضور النساء لصلاة الجماعة في المسجد

الدكتورة جهان آراء لطفى*

فان موضوع حكم حضور النساء لصلاة الجماعة بحث خطير جهله اكثر المسلمين في قارتنا و- بالأسف - فكان من نتيجة ذلك لانجد في كثيراً من مساجدنا مصلى للنساء ، و اذا كان في بعض المساجد موجود نجدها خالياً ، لا يسمحهن المسئولون ان يدخلن و يصلين مع الجماعة . بينما هن يخرجن لأموهن من بيوتهن و احياناً تفوت صلواتهن عدم وجود مصليات النساء في المساجد . الصلاة واجبة بالكتاب والسنة والاجماع:

قال الله تعالى في كتابه: ﴿فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ﴾ (١)

وقوله تعالى: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ (٢)

وجاء في كتابه ﴿وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾ (٣) وبقوله تعالى: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ ، يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ اعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ، فِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ﴾ (٤)

هناك احاديث متعددة يدل على وجوبة الصلاة منها؛ حديث عمر بن خطاب: قال رسول الله ﷺ الاسلام أن تشهد لا اله الا الله و أن محمداً رسول الله و تقيم الصلاة و تؤتي الزكاة و تصوم رمضان تحج البيت ان استطعت اليه سبيلاً- (٥)

فلا شك في ذلك ان الصلاة اعظم فروض الاسلام بعد شهادتين -

* اسسنتت پروفيسر (ريثاثرڈ)، شيخ زيد اسلامك سينئر، كراچي

فرضت الصلاة ليلة الاسراء قبل الهجرة بنحو خمس سنين على المشهورين وأهل السير ؛
 لحديث أنس رضي الله عنه قال : ” فرضت على النبي صلى الله عليه وسلم الصلوات ليلة اسرى به خمسين ، ثم نقصت حتى جعلت
 خمساً ، ثم نودي يا محمد ، انه لا يبدل لقول لدى ، و ان لك بهذه الخمسة خمسين “ - (٦)
 ” فرض الله على أمتي ليلة الاسراء خمسين الصلاة فلم أزل أراجعه وأسأله التخفيف حتى
 جعلها خمساً في كل يوم و ليلة -

و الصلاة المكتوبة خمس : لما روى طلحة بن عبيد الله قال : ” جاء الى رسول الله رجل من
 اهل نجد نائراً الرأس نسمع دوى صوته ولا نفقة ما يقول حتى دنا فاذا هو يسأل عن الاسلام ؛ فقال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم : خمس صلوات في اليوم و الليلة ، قال هل على غيرهن ؟ قال لا ، الا أن تطوع “ (٧)
 وعن ابن عباس رضي الله عنه : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمعاذ ابن جبل حين بعثه الى اليمن : ” أخبرهم أن الله تعالى فرض
 عليهم الخمس صلوات في كل يوم و ليلة “ (٨)

ففرض الله الصلوات الخمس أمرنا بأدائها في وقتها و اهتم المسلمون ببناء المساجد و
 تشييدها في كل زمان ، و ما ذلك الاهتمام الا لأداء الصلوات المفروضة في وقتها جماعة و حضور
 النساء الى المساجد لأداء الصلاة جماعة كان في نفس المسجد في مكان معين ولم يكن لهن مصلى
 او مبنى خاصة يصلين فيه .

أحكام المرأة في الصلاة :

قال الله تعالى في القرآن الكريم :

﴿وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (٩)

فإن المرأة كرجل في كل ما يجب لصلاة و يشترط لها من حيث البلوغ و العقل و الطهارة من
 الحدث و دخول الوقت و ستر العورة و طهارة البدن و التوب و البقعة و استقبال القبلة و تعيين النية الا
 بعض الاحكام الخاصة . و هي سقوط الصلاة صحة و وجوباً عن الحائض ، فلا صلاة عليهما ولا قضاء
 بالاجماع .

حكم حضور النساء لصلاة الجماعة:

لا يلزم النساء فرض حضور الصلاة المكتوبة في جماعة، وهذا لا خلاف فيه، فان حضرت المرأة الصلاة مع الرجال فحسن لما قد صح من انهن كن يشهدن الصلاة مع رسول الله ﷺ وهو عالم بذلك، ولا يحل لولى المرأة منعها من حضور الصلاة في جماعة المسجد اذا عرف انهن يردن الصلاة ولا يحل لهن أن يخرجن مطيبات ولا في ثياب حسان. فان فعلت فليمنعها.

أن الرسول ﷺ نهى الرجال ان يمنعوا النساء من حضور المساجد، فعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تمنعوا إماء الله مساجد الله لكن ليخرجن وهن ثيابهن (١٠)

و عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: "إذا استأذنتكم نساؤكم بالليل الى المسجد فأذنوا لهن". (١١)

عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "لا تمنعوا نساءكم المساجد إذا استدركن إليها قال، فقال بلال ابن عبد الله، والله لنمنعهن قال فأقبل عليه عبد الله فسبه سباً سيئاً ما سمعته سبه مثله قط وقال أخبرك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول والله لنمنعهن (١٢)

والاحاديث صريحة في النهي عن المنع للنساء عن المساجد عند الأستيدان، و يلزم من النهي عن منعهن من الخروج اباحية لهن لأنه لو كان ممتنعاً لم ينه الرجال عن منعهم.

والناظر في الادلة الواردة في السنة المطهرة يرى الاستحباب حضور النساء صلاة الجماعة مع الرجال لما صح من أنهن كن يشهدن الصلاة مع الرسول ﷺ عن عائشة: أن النساء المؤمنات كن يصلين الصبح مع النبي ﷺ ثم يرجعن متلفعات بمرو وطهن لا يعرفهن أحد. (١٣)

كان رسول الله ﷺ يصل الصبح فتتصرف النساء متلفعات بمرو وطهن ما يعرفن من

الغلس (١٣)

لَقَدْ كَانَتْ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ وَمَا يَعْرِفْنَ مِنْ تَغْلِيْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ (١٥)

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَيَمْكُثُ هُوَ فِي مَقَامِهِ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ: نَرَى وَاللَّهِ أَعْلَمُ. أَنَّ ذَلِكَ كَانَ لِكَيْ تَتَصَرَّفَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكُهُنَّ الرِّجَالُ (١٦)

وفيه الدليل على الشهود النساء الجماعة بالمسجد مع الرجال وليس في الحديث ما يدل على كونهم عجز أو شواب ، ولما روى عن أم عطية نسيبة الأنصارية قالت: ”امرنا رسول الله ﷺ أن نخرج في العيدين العواتق وذوات الخدور وأمر الحيض أن يعتزلن مصلى المسلمين حتى تخرج الحيض فيكبرن بتكبيرهم ويدعون بدعائهم يرجون بركة ذلك اليوم وطهره“.(١٤)

و الحديث وما في معناه من الأحاديث قاضية بمشروعية خروج النساء في العيدين الى المصلى من غير فرق بين البكر و الثيب و الشابة و العجوز و الحائض و غيرها . ما لم تكن معتدة أو كان في خروجها فتنة أو كان لها عذر . والقول بکراهه الخروج على الاطلاق ردّ للاحاديث الصحيحة بالأراء الفاسدة تخصيص الثواب بأباه صريح الحديث المتفق عليه وغيره (١٨)

و الحديث عام في النساء، ولكن الفقهاء خصصوها بشروط و حالات : منها أن لا يطيبن لقوله ﷺ : ”و ليخرجن تفلات“ و قوله : اذا شهدت احداكن المسجد فلا تمس طيباً . وقد صحَّ عن النبي ﷺ قال : ”ايما امرأة أصابت بخوراً فلا تشهد معنا العشاء الآخرة“ .

هذه الأحاديث النبوية تدل على النساء كن يشهدن الجماعة في المسجد مع الرجال في عهد النبي ﷺ . لقد اتفق فقهاء المذاهب الأربعة على مشروعية شهود

المرأة المساجد لأداء الصلاة الخمس مع الرجال مع اجماعهم على ذلك لا يلزمهن فرضاً بلا خلاف و ايضاً جمهور الفقهاء يرون ان الأفضل للمرأة صلاتها في بيتها.

و قال الله تعالى :

وَمَا تَنْكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (١٩)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (٢٠)

يقول صالح بن فوزان الفوزان عضو هيئة كبار العلماء بالسعودية : ” فان ديننا كامل و شامل لمصالحنا في الدنيا و الآخرة و جاء بالخير للمسلمين رجالاً و نساءً . ﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ : النحل ؛ ٩٤ ﴾ فهو قد أهتم بشان المرأة و وضعها موضع الاحكام و الاحترام . ان هي تمكست بهديه و تحلت بفضائله . و من ذلك انه سمح لها بالحضور الى المساجد للمشاركة في الخير من صلاة الجماعة ، و حضور مجالس الذكر ، مع الاحتشام ، و التزام الاحتياطات التي تبعتها عن الفتنة ، و تحفظ لها كرامتها . فاذا استأذنت الى المسجد كره منعها قال النبي ﷺ : لا تمنعوا اماء الله مساجد الله و بيوتهن لهن . و ليخرجن تفلات “ . أي : غير متزينات و لا متطيبات [رواه أحمد و أبو داؤد] و ذلك لأن أداء الصلاة المكتوبة في جماعة فيها فضل كبير للرجال و النساء و كذلك المشي الى المسجد “ . (٢١)

ان الفصل بين مصلى الرجال و مصلى النساء في المسجد الواحد أمر حسن يقلل من امكانية الفتنة و قد ينفىها احياناً ، استحدثت أماكن خاصة فيه للنساء يسمح لهن بالمشاركة في الجمعة و الجماعة دون الوقوع في محاذير الاختلاط فهو يحقق مقصداً من مقاصد الشريعة و ينفي محظوراً من المحظورات .

سأل أحد الامام عبد الله بن باز عن حضور النساء الى المساجد فقال : ”أمي تصلي الصلوات الخمس و حتى السنن تصلها كاملة بما فيها الضحى ، الوتر و لكن في يوم الجمعة لاتصلي الا في

الجامع الذي يبعد حوالي تسعة كيلو مترات ، وأنا أنصحها بأن صلاة المرأة في بيتها هي أحسن و حتى صلاة الجمعة ايضاً في البيت هي أحسن والأصوب للمرأة لكنها تأتي الآ الذهاب الى الجامع. فهل خروجها لأداء الصلاة حرج؟ فيقول عبد الله بن باز في الجواب: "لا حرج. النبي ﷺ قال: "لا تمنعوا اماء الله مساجد الله" فاذا خرجت لأجل تسمع الخطبة و تستفيد و هي مستترة متحجبة متحفظة فلا بأس بذلك ولا حرج عليها لكن بيتها أفضل لها تصلي

ظهراً، تصلي في بيتها يوم الجمعة ظهراً اربعاً ، وان خرجت لا تمنعوها ، اذا كانت متحفظة ،متحجبة ، سليمة تريد الخير و سماع الخطبة ، و تنفيذ فلا بأس بذلك ولا حرج عليها ان شاء الله. و قد كان النساء يصلين مع النبي ﷺ في مسجده عليه الصلاة و السلام ، و يحضرن الجمع مع النبي ﷺ فلا بأس بذلك ولا حرج ولكن بيوتهن خير لهن". (٢٢)

و قال عبد الله بن باز في ردّ سائلة و هي من السودان ،"ان المرأة الأفضل لها صلاتها في بيتها لا يشرع لها الصلاة الجماعة لكن ان صلّت مع الجماعة فلا بأس ولا يمنعها زوجها من الجماعة اذا خرجت مستترة بدون طيب ولا فتنة ، فلا بأس . ولكن بيتها هو خير لها في الجمعة و غيرها ، بيت المرأة خير لها صلاة الجمعة و الجماعة جميعاً . لكن لو صلّت مع الناس أجزأها ذلك بشرط أن تخرج تافلة غير متزينه ولا متطيبة طيباً يفتن الناس و يطلع عليه الناس" (٢٣).

فان النساء كن يخرجن في عهد الرسول ﷺ مستترات و غير متطيبات و يجلسن خلف الرجال في المصلى و قد كان النبي اذا خطب العيد انصرف الى النساء لذكر و الوعظ فلم يكن اختلاط بين النساء و الرجال.

سئل الامام عبد الله بن باز : هل يجوز للنساء الذهاب الى المسجد ليصلين الجمعة و الجماعة علماً بأن المدخل المسجد واحد و لكن النساء يصلين لحالهن في غرفة مستترة؟ قال ،" يجوز نعم، لكن بيوتهن خير لهن . صلاتها في البيت أفضل مثلما قال ﷺ "بيوتهن خير لهن" و يقول ،" لا تمنعوا اماء الله مساجد الله و بيوتهن خير لهن" فاذا صلين في المسجد مستترات بعيدات عن

الفتنة و عن الطيب ، فلا حرج ولكن بيوتها خير لها و أفضل و اذا صلّت مع النَّاس الجمعة أجزأتها الجمعة و أما في بيتها فأنها لا تصلى إلا ظهراً أربع (٢٣) و قال شيخ عثيمين في ”مجموعة الفتاوى“ (١٣/٢١١):
 ”ولا بأس بحضور النساء صلاة التراويح اذا أمنت الفتنة بشرط أن يخرجن محتشمات غير متبرجات بزينة ولا متطيبات“

و جمع الشيخ ابو بكر أبو زيد في كتابه ”حراسة الفضيلة“ (ص: ٨٦) شروط خروج المرأة الى المسجد فقال:

- ١) أن تؤمن الفتنة بها و عليها
- ٢) أن لا يترتب على حضورها محذور شرعى
- ٣) أن لاتزاحم الرجال فى الطريق ولا فى الجامع
- ٤) أن تخرج تفضلة .اي غير متطيبة
- ٥) أن تخرج متحجبه غير متبرجة بزينة
- ٦) افراد باب خاص للنساء فى المساجد يكون دخولها و خروجها منه ، كما ثبت الحديث بذلك فى سنن ابى داؤد و غيره
- ٧) تكون صفوف النساء آخر بخلاف الرجال
- ٨) خير صفوف النساء آخرها بخلاف الرجال
- ٩) اذا ناب الامام شئى فى صلاته سبى رجل و صفقت امرأة
- ١٠) تخرج النساء من المسجد قبل الرجال و على الرجال الانتظار حتى انصرفهن الى دورهن كما فى حديث أم سلمة صحيح بخاري و غيره (٢٥)

الخلاصة :

- هذه الأحاديث النبوية تدل على أن النساء كن يشهدن الجماعة فى المسجد مع الرجال فى

- عهد الرسول عليه الصلاة والسلام .
- ♦ يجوز للنساء الذهاب الى المسجد ليصلين الجمعة والجماعة وصلوات التراويح في رمضان .
 - ♦ لقد اتفق فقهاء المذاهب الأربعة على مشروعية شهود المرأة المساجد لأداء الصلوات الخمس مع الرجال جماعة في الجملة .
 - ♦ مع اجماعهم على أن ذلك لا يلزمهن فرضاً بخلاف .
 - ♦ و ايضاً جمهور الفقهاء يرون أن الأفضل للمرأة صلاتها في بيتها .
 - ♦ اذا استأذنت المرأة زوجها لا يمنعها المساجد .
 - ♦ فاذا خرجن للمساجد خرجن مستترات غير متبرجات و متطيبات .
 - ♦ ان المصليات النساء تكون منفصلة تماماً عن مصليات الرجال .
 - ♦ يجب ان يكون غرفة او صالة لهن في كل مسجد حيث يؤدين صلاتهن مع الجماعة او غير جماعة بينما يخرجن لحوائجهن من بيوتهن و يجنن وقت الصلاة .
 - ♦ واذا صلن في بيوتهن لا بأس خيراً لهن .

المصادر و المراجع:

- (١) سورة البينة-٥
- (٢) سورة النساء-١٠٣
- (٣) سورة البقرة: ٢٥
- (٤) سورة الحج: ٨
- (٥) متفق عليه
- (٦) رواه احمد و النسائي و صححه الترمذى و الصحيحين
- (٧) رواه البخاري و مسلم
- (٨) متفق عليه،
- (٩) سورة الاحزاب: ٣٣
- (١٠) سنن ابى داود، مترجم: علامه و حيد الزمان، نعمانى كتب خانه، حق اسٲريٲ، اردو بازار ، لاهور، پاكستان ، ص: ٦٠
- (١١) صحيح مسلم شريف، جلد اول، مترجم: مولانا عزيز الرحمن، مكتبه رحمانيه، اقراء سينٲر ، غزنى اسٲريٲ ، اردو بازار لاهور، ص: ٢٣٩
- (١٢) صحيح مسلم، ترجمه علامه و حيد الزمان، باب ١٩٥، حديث نمبر ٩٨٩
- (١٣) صحيح بخارى شريف، حديث نمبر ٨٢٢، ترجمه: علامه و حيد الزمان، مكتبه رحمانيه، اقراء سينٲر، غزنى اسٲريٲ، اردو بازار لاهور، سن اشاعت ١٩٩٩ ص: ٢٢٣
- (١٤) صحيح مسلم شريف، مترجم: مولانا عزيز الرحمن، مكتبه رحمانيه، كتاب المساجد ، حديث نمبر ١٢٥٤، ص: ٥٤٦
- (١٥) صحيح مسلم ايضاً، حديث نمبر ٢٥٨

- (١٦) اخرجہ البخاری فی صحیحہ ، کتاب الاذان، باب ”صلاة النساء خلف الرجال“ حديث رقم : ٨٤٠
- (١٤) بخاری و مسلم
- (١٨) نیل الأوطار، شرح متقى الأخبار من أحاديث سيد الأخيار : شوكانى، محمد بن على بن محمد قاضى قضاة القطر اليماني ، مطبع مصطفى البابى الحلبي ، القاهرة ، جلد ٣ ص : ١٢٨
- (١٩) الحشر : ٨
- (٢٠) الاحزاب ٣٦
- (٢١) <https://ar.islamway.net/article>
- (٢٢) الموقع الرسمي لسماحة الشيخ الامام ابن باز رحمه الله
[http:// binbaz.org.sa/fatwas/](http://binbaz.org.sa/fatwas/)
- (٢٣) ايضاً [http:// binbaz.org.sa/fatwas/](http://binbaz.org.sa/fatwas/)
- (٢٤) ايضاً [http:// binbaz.org.sa/fatwas/](http://binbaz.org.sa/fatwas/)
- (٢٥) <https://islamqa.info/ar/answers/49898>

References:

- 1- Quran, Soorat-ul- Alaq, Soorat-ul- Zumar.
- 2- Abdul Hai Qureshi, Muslim rule in Spain, 2012 p 9.
- 3- C. F. Grune baum, Medieval Islam, Christianity and Islam in Spain, 1889, p, 57.
- 4- I. H. Burney, Muslim Spain, 1969.
- 5- Joseph McCabe, Splendour of Moorish Spain, p163, 1935.
- 6- King Abdul Aziz University (1977) First World Conference on Muslim Education. Makkah al-Mukarramah, Saudi Arabia: King Abdul Aziz University
- 7- M. Hamiuddin, History of Muslim education Vol. 1, p: 22.
- 8- Philip. K. Hitti, History of Arabs, p530, 1951.
- 9- Reinhart Dozy, Spanish Islam, p526, 1976.
- 10- S. S. Ahmed, The Moorish Spain, p143, 1972.

knowledge and support the education for the sake of Islam. Every Caliph supports the education and scholars who participated in the development of education. They worked tirelessly towards education; they gave reward to the scholars for their efforts in the development of education. They invite scholars from far and wide to the Spain and due to this effort education get flourished during Golden Era of Spain.

Allah has clearly tells the mankind that acquire knowledge with your heart and soul because it leads you towards the right path and restrict form wrong path and gives success. That's why Muslim Caliphs always supported the educational activities during Golden Era of Spain and through their encouraging attitude for the education; Spain had seen a marvellous Golden Era in history. Thus support of Muslim Caliphs paved the way to the successful Golden Era in history, without their support education could not get this level. The development of scholastic culture in the society was also due to personal interest of Caliphs and the rulers in learning and the use of scholarship as assign of luxury by them. The best brains of the time were accumulated to serve for education. Books of ancient scientific and philosophical knowledge were collected from everywhere they found in the world. The Caliph sent their representatives all around the world to collect these writings at any cost. In some cases very intensive search had to be made to find a particular work. In order to make foreign scientific works easily understandable for the people an extensive translation has been made. In Golden Era of Spain beautiful buildings has been built, beautiful gardens, hospitals, bridges, clean roads, development in sciences made people's life easy, they access good health, education and all basic necessities of life at their door step.

acquired learning that also mostly from among the Clergy” (S.S.Ahmed, p159).

Hajib-al-Mansoor was also a great supporter of education throughout his period. He encourages education and made Muslim culture in Spain through Zaryab. In his period Spain got prosperity and educational progress in highest level (Splendour of Moorish, p163). He welcomed scholars of various subjects and patronized them with bounties. It is said that forty one poets and historians accompanied him in his Catalonian campaign. In his period he managed the education and his brave army in such a manner that no one could dare to rebel against Spain (Spanish Islam, Dozy, p526).

Al-Mansoor was a highly ambitious, diplomat, statesman, and warrior of Europe in 10th century. It was he who saved the country from its fall during the decaying period of al- Hisham II, the minor caliph. He crippled the Christians of Leon, Navarre, and Barcelona to such a degree that his name was enough to terrorize them. He did not believe in treaties and preferred to negotiate the terms in the battle fields. As a disciplinarian, he maintained strict discipline in all civil and military departments.

His policy of appeasement towards the orthodox Ulema by putting to fire collections on philosophy and other subjects in the library of al-Hakam II cannot be overlooked. His copying of Holy Quran may not be attributed to his religious fervency like King Nasir Uddin, and Emperor Aurangzeb, but simply to obliterate the hatred of Ulema for him. (Professor. S. S. Ahmed 1972, p 169). He was liberal in view, allowed intermarriages between Muslims and Christians, setting an example himself by marrying a daughter of a King of Navarre, Sancho III, and declared Sunday as the day of rest as majority of his soldiers was from Christians.

Conclusion:

Golden Era of Spain was tremendously progressive and fruitful for the people of Spain and for the rest of the world. Muslim Caliphs understands the ideology of Islam and they acquire

invention and technologies. To sum up, the rule of Abdul Rahman al- Nasir, may be regarded as the most brilliant, in every field, in the history of al- Andalus. It is no exaggeration to say that he was one of the greatest statesmen to the rule Spain in any era.

Al-Hakam II, was also a great patron for education, he left no village or city without a school. Every town had an elementary schools and accessible for every people, in his period many students came from far and wide around the world and get admission in Spain's educational institutions (Hitti, p530, History of Arabs). He brought the University of Cordova, founded by his father in Grand Mosque to a place of such an eminence which rivalled the “Baitul Hikma” (The house of Wisdom) of Al-Mamoon. Al-Hakam was a scholar and a patron of learning. He appointed his brother Mundhir as general supervisor of institutions of learning. Under him the University of Cordova flourished. It was rivalled latter only by al-Azhar of Cairo, and the Nizamiya of Baghdad. It attracted students, Christians, Jews, and Muslims alike, not only from Spain but also from other parts of Europe, Africa, and Asia. (Hitti, P. K, 1951, P 530) History of the Arabs, London.

The reign of Hakam II was the golden age of Spain in learning and scholarship, and Cordova was center of this activity. During the time Hakam II the general level of culture in al-Andalus was so high that nearly every one could read and write. Nicholson quoting Qazwini says that if someone asked even a laborer behind the plough for some verses, he would “improvise verses on any subject you might demand” (C. F. Grunebaum, 1889, p, 57) medieval Islam, Christianity and islam in spain.

Hakam II reduced the military and extraordinary taxes throughout his Empire by one- sixth. H utilized to the utmost the natural resources of the country. Agriculture was further advanced, industries were also developed further. In short the reign of Hakam II represented the golden age of the Muslims in Spain.

The Caliph had raised the level of education to such a pitch that “everyone could read and write whilst in Christian Europe only a few ever

At another place where Allah says;

In suratul zumur verse no: 9

“Can the learned and the illiterate be of the same status? Are those, who know, equal with those who not know?!”

To clarify the noticeable behavior of Holy Prophet (P.B.U.H) towards education M. Hamiuddin said;

“The Prophet entrusted young men with responsibilities, according to their capacities and allowed them the opportunities of specializing in one branch of learning or other”. (History of Muslim education Vol. 1, p: 22).

It is fact that most of the verses which relate to acquiring knowledge were revealed in Makkah, and Prophet appointed Sahaba for writing the revelations. In short Quarn is never tired of advising man to use his brain and exercise the faculty of their mind. Reading, reflecting, reciting, researching, and studying are the important elements in education. According to this Muslims were seeking for knowledge and travelled to acquire knowledge and learned new things in every field of life (Burney, 1969). That's how the importance of education led Muslims to explore the world and experiment new things. For that, Caliphs were supported Muslim Scholars with their heart and soul, they spent a lot of money on translations of Greek, Chinses and all work that has been done previously in any field of education.

Like from the teachings of Islam Muslim Caliphs support the education activities. Abdul-Rahman III was a great patroniser for all education activities; he felt pleasure in spending one third of the state income on education alone (S.S.Ahmed, p143).The Moorish Spain, 1972). He encouraged research work and translation activities in his Era, a large number of libraries have been built during his period. Special training was imparted for maintaining these libraries. Abdul-Rahman I, led the foundation of these educational activities and Abdul-Rahman III just followed the tradition of his grandfather.

Abdul Rahman III had interest in education, agriculture, building and he was the appreciator of the scholars. He played important role in the field of

Research Question

The present study was designed to evaluate the support of Muslim Caliphs towards education in Golden Era of Muslim Spain by raising the following question:

- Did Muslim Caliphs support the education during Golden Era of Spain?

Methodology

In present study, effort is being made to point out that because of Islamic philosophy of acquiring knowledge; Muslims Caliphs supported education in Golden Era of Spain. This research is basically a content analysis, for this purpose verses have been given from Quran. Related literature was also helpful for this study.

Content Analysis

For finding answers of these questions some verses from Quran can be extracted and content analysis was done through reliable books and published material.

In Quran Allah says;

Sooratul Alaq verses 1-5:

'Proclaim (Read)! (Iqra') in the name of God thy Lord and Cherisher, who created man, out of a clot. Proclaim! And Lord is most Bountiful, He who taught ('Allama) the use of the Pen (Qalam), and taught ('Allama) man what he did not know'.

The word 'Iqra' was first revealed by Allah to his last messenger in the cave of Hira, where Hazrat Jibraiel came to him and said Iqra (read), and Muhammad (pbuh) replied I can't read, but angel repeat this for three times. After that Muhammad repeat what Jibraiel recite. In this conversation it concludes that this was a process of teaching, where Muhammad was a learner and Jibraiel was a teacher. Therefore it is really important to deliver message of Allah to all human beings. For Muslims accept that Allah is only one, and worship him with proper understanding. Secondly what He makes for man in this universe that should be researchable and what He created for all human, so as to protect the faith and strengthen his religion in the light of the Holy Quran.

(King Abdul Aziz University, 1977).

higher level in their belief. In Holy Quran there have a number of places where Allah has clearly impressed upon man that observe and study the nature of the universe. As observation and study are the bases of science and knowledge. In Islam there is an emphasis on value of knowledge. Allah clearly impress upon men that acquire knowledge till death bed. In Quran there has number of verses that clearly shows the importance of education.

In Islam knowledge acts as a bridge for one to attain happiness in this world and the hereafter, and to become close to ALLAH. Knowledge related to both the spiritual and physical aspects of the human is important to acquire, and it should enlighten the heart towards good character between the human and His creation in this world. Humans should act as the instrument of the Divine and surrender to God's will. Thus, knowledge in Islam does not neglect the importance of social community and responsibility to the state. Knowledge is also able to increase the sincerity of worshipping Allah the Almighty, which results in a person becoming more pious towards Him. Looking at the importance of knowledge in Islam, Muslim scholars and educationists have set out the aims of the Islamic philosophy of education.

According to the knowledge and education by Muslims in Spain, there efforts were tremendously appreciable. Basically Spain has a very old history; it began in the dim ages of the primitive times. The first people who settled in ancient Spain were the Iberians, who came into Spain from North Africa more than two thousand years before Christ (Abdulhai Qureshi 2012 p.9). Islamic culture in Spain began to flourish in earnest during the reign of 'Abd al-Rahman II of Córdoba. Every Muslim Caliph who came into power always supported the education system and the scholars who participated in the development of education. Without their support Spain could not get the taste of success and prosperity which led them towards the Golden Era of Spain and Golden Era influenced to all over the world especially by Europe who was in dark ages at that time.

SUPPORT OF MUSLIM CALIPHS TOWARDS EDUCATION DURING GOLDEN ERA OF SPAIN

Hafiza Sumaiya Amin *

Abstract

Golden Era of Spain was noticeable in the history due to its educational development, flourished in economics, advance social societies, and the impacts of these educational developments in Spain were marvelous, they developed the country in all field of life. Caliphs supported the educational activities during Golden Era of Spain; they reward scholars in return of their efforts. In Golden Era of Spain beautiful buildings has been built, beautiful gardens, hospitals, bridges, clean roads, development in sciences made people's life easy, they access good health, education and all basic necessities of life at their door step. The study raised specific question: Did Muslim Caliphs supported the education during Golden Era of Spain? This question was evaluated with the help of credible and authentic books. Through investigation it was found that Islamic philosophy of education was motivated Muslims during their Era in Spain, because in Islam there has an emphasis on value of knowledge. Allah has clearly tells the mankind that acquire knowledge with your heart and soul because it leads you towards the right path and restrict form wrong path and gives success. That's why Muslim Caliphs always supported the educational activities during Golden Era of Spain and through their encouraging attitude for the education, Spain had seen a marvellous Golden Era in history.

Key Words: Golden Era, Support, Education, Muslim Caliph

Introduction:

Education, whether conducted in a formal or no formal way, always involves the process of teaching, delivering, or transmitting knowledge to the learner. Islamic philosophy of education tells mankind that it is a religion where education gets

*Research Scholar, Hamdard Institute of Education and Social Sciences,
Hamdard University Karachi

prayers), khutba e Edien (Eid prayers), Salah al Istarsq, and in Salah al Kusoof with the Muslim men (in separate portion).

It is absolutely proven by Hadiths and the life of Prophet Muhammad that if we need our women to wake up and to be true Muslim women, we must open to them the doors of Masjids. Although, congregational Salah is not compulsory for them like men, it is optional. They can join the prayers if it does not upset their house hold duties.

Why it is necessary? Because women are independently charged with the performance of pillars of Islam, religious duties, and she is held responsible for delinquency. Women are equal to man in seeking knowledge, individual duties, and in collective duties. Since she is charged with pillars of Islam and religious duties; she can't carry all that without the study of Quran and Hadiths or without the knowledge of Islam. Today we have a large number of Masjids everywhere in sub-continent especially in Pakistan. But only in few we find the portions for women. So if we want to educate the women under the umbrella of Islam, we should arrange the religious activities for women in separate female portions of Masajid.

ISLAMIC LAW OF SALAH IN MASJID FOR WOMEN

Dr.Jahan arra lutfi
Abstract

Salah is the second pillar of Islam; the term “Salah” refers to the five compulsory daily prayers. It is offered five times a day individually or in congregation. We offer Salah to remember Allah, and it brings us closer to Him.

This article discuss the Islamic law which tells us that the women have right to take part in the activities of Masjids. It was an important duty of Muslim women to participate in activities of Masjids, according to education, religious culture and customs of the Islamic society in the era of our beloved Prophet Muhammad (peace be upon him). Islam is a fair and balanced system of life; while it specifies the rights of women, it also lays down duties that a Muslim woman is expected to observe.

Women have very important place in Islamic society, unlike a number of other religions, Islam holds women in high esteem. According to the Islamic law men and women are equal, women have feelings, personal status and special characters.

Islam is a religion of common sense and is in line with human nature. It recognizes the realities of life. A woman has rights to develop her talents and to work within the limits of Islam.

When Prophet Muhammad (peace be upon him) came to Madinah, he decided to construct a Masjid called Masjid e Nabawi. It was the place where the followers of Muhammed came to understand Islam. There were nine Masjids in Madinah where Muslim women used to participate in khutba e Jummah (Friday

TERRORISM IS A VALID WORD BUT ITS IMPLEMENTATION IS INVALID

Alam Khan

Abstract

The subject 'Terrorism and the link with Islam and Muslims' dominates the world of current affairs in today's era. It has been summarized in many discussions that Muslims are terrorists and Islam teaches them terrorism. But in fact Islam is the religion of peace and love. People are unaware of literal meaning of terrorism and the views of Islam about it. Islam is the only religion that protects the humanity, its basic rights and prohibits the killing of innocent people. This contemplation is necessary for those people who attribute terrorism to Islam and Muslims, that Islam has no relation with terrorism. Islam teaches its followers that a woman entered hell due to a cat, and a prostitute entered paradise due to a thirsty dog. If Islam even care about the rights of animals, how is it possible that it does not care about the rights of humans. In this paper we tried to define terrorism, some historical facts, and the position of Islam about terrorism.

Keywords: Terrorism, Islam, Humanity, Historical facts.

MIRACLES OF MUHAMMAD ﷺ

Sumera Chishti

Abstract

It is human nature that one can't remain uninfluenced by the extraordinary events taking place around oneself. Islam is a religion based on nature. This is the reason that Allah almighty bestowed miracle to Prophets as a proof of prophet hood.

Allah almighty bestowed miracles to Prophet Muhammad ﷺ. The greatest intellectual miracle that was given to Prophet Muhammad ﷺ is Holy Quran. Contemporary world is highly materialistic. Orientalists from the western world are investigating miracles on a scientific basis and are spending billions of dollars on the research. While in the Muslim world there are unauthentic traditions about the miracles of the Prophet that have gained permanent status. These unauthentic traditions have become a part of religion and it is bringing people close to heresy.

In this research article an effort has been made to highlight the reality of the miracles under the light of authentic traditions. Moreover unauthentic traditions have been mentioned and it is hoped that this research article will serve to clarify the difference between authentic and unauthentic traditions.

keywords:

Miracles, simple minded muslims, orientalist, scientific

CONCEPT OF IJTEHAD IN THE EYE OF ALLAMA IQBAL (A RESEARCH STUDY)

Tehmeena Pervez

Abstract

Universe is rather dynamic than static. There is a change in life's description every moment. Therefore it is necessary for the success of any society that they must have some eternal principles established, on which they can build their collective life. So that the principles can keep their foothold strong in the ever changing world. The principles should be instinctive and eternal in their application. They should have the ability to present them with varying times and help in solving problems of new age in a more consistent manner.

Islam considers both diversity and stability as the essence of life. Natural changes and revolutions are symbols and marks of God according the Quran. The nature of Islam is dynamic and changing and it has the capability to find answers to questions that arise in changing situations and solve them because the teachings of prophet (P.B.U.H) are present as guiding principles until the last day of judgement. In Islam, the principle of Ijtehad is the only way through which the everlasting principles of Islam can be substituted on the changing conditions, in order to solve the problems faced by the period of time; there is a need of Ijtehad in every period which cannot be denied.

CONCEPT OF SLAUGHTER IN REVEALED AND UNREVEALED RELIGIONS

Kaneez Fatima

Abstract

The concept of slaughtering the animals existed in every era of human history. The difference is only between revealed and unrevealed religions. The slaughter of revealed religions has always been according to the command of Allah S.W.T. The previous nations of the prophets used to slaughter the animals according to their teachings of slaughtering as revealed by their revealed religion and the used to consume the meat of those animals after a proper slaughter. The history of slaughtering the animals just for the sake of Allah's grace is as ancient as the whole mankind.

If we talk about unrevealed religion then because their natures were not under the revelation of Allah S.W.T therefore ,the people of each city and era used to sacrifice the animal according to their own existing culture and civilization and their slaughters were not under the revealed commands. As the people, in many areas of Pakistan nowadays, press the heart of sheep by entering their hands from their back after dissecting it until it stops working, after that they use its meat.

PRESENT & FUTURE OF SYRIA AND MIDDLE EAST IN THE LIGHT OF AHADITH NABVI

Mir Babar Mushtaq

Abstract

Syria is a home to one of the oldest civilization in the world. With the passage of time, it had witnessed many drastic changes since its ancient roots to its recent political instability and Syrian civil war, the country has complex and at times tumultuous history. Despite the fact that western power centers have divided the state of Syria in five pieces named Palestine, Syria, Israel, Lybia and Jordan.

Syria played a vital role since dawn of mankind from the migration of Hazrat Ibrahim (AS) to the Merajf Muhammad (phubItispointedin Quran and Hadith that land of Syria is a sacred land and it is encouraged to every one of the Muslim to move towards Syria close to the day of judgment. The maxims of Holy Prophet (P.B.U.H) clarifies that Syria will be a ground for an extraordinary war where immense forces will be buried.

INTRODUCTION OF MANUSCRIPTS, IMPORTANCE & HISTORICAL BACKGROUND

Gulnaz
Abstract

In the spread of knowledge, role of manuscripts and their importance cannot be denied. We have received the earlier knowledge by manuscripts and through their research the spread of the information and arts in different academic fields was possible. These manuscripts were used to transit human tradition and thus become the most valuable investment of human civilization. They translate the history of different nations. They indicates to us the wrong decisions made in past. In the absence of manuscripts every generation has to begin its life from the beginning. They would face difficulty in finding out the achievement, work, civilization, culture and academic skill of their ancestors. Due to cultural discontinuity humans could face difficulty to thrive in the development of civilization. Islam is a privilege that erupted through knowledge and was formally written from generation to generation. We received this knowledge in the form of manuscripts.

These manuscripts represent our past as this religion guided the world on right path through book. Other nation of the world acquired knowledge and development through these manuscripts, so its importance is accepted by all the nations in every era.

◆ ————— Contents ————— ◆

◆ Abstracts		VI
◆ Support of Muslim Caliphs towards Education during Golden Era of Spain	Hafiza Sumaiya Amin	XIV



Note: Majallatul Mohsanat may not agree with the opinion of the authors of the published matter. All responsibility regarding the opinion presented and accuracy of the subject matter lies with the author concerned.

◆ ————— Editorial Board ————— ◆

Editor: Dr. Abida Sultana
Assistant Editor: Shaista Fakhri

Dr. Sohail Shafiq	<i>Associate Professor Dept. of Islamic History, University of Karachi</i>
Dr. Jahan Ara Lutfi	<i>Assi. Professor Sheikh Zayed Islamic Centre Karachi</i>
Dr. Mulana Sajid Jameel	<i>Sheikh ul Hadees</i>
Dr. Asma Qaisar	<i>Research Dept. Jamia Tul Mohsanat Pakistan</i>

◆ ————— International Advisory Board ————— ◆

Dr. Anwarullah	<i>Islamic Da'wah Centre Brunei Darussalam</i>
Prof. Dr. Abu Sufyan Islahi	<i>Head of Arabic Dept Aligarh Muslim University India</i>
Dr. Manazir Ahsan	<i>Chairman The Islamic Foundation England</i>
Dr. Abdul Wadud	<i>Chairman Dept. Islamic Learning, Jaganaath University, Dhaka</i>
Prof. Dr. S. Kafeel Ahmad Qasmi	<i>Chairman Dept of Arabic Aligarh Muslim University India</i>
Prof. Dr. Pervaiz Nazir	<i>University of Cambridge England</i>
Prof. Dr. Towqueer Falahi	<i>Chairman Sunni Theology Aligarh Muslim University India</i>
Dr. Yaseen Mazhar	<i>Director Shah Waliullah Research Institute India</i>

◆ ————— National Advisory Board ————— ◆

Dr. Dost Muhammad	<i>Director Sheikh Zayed Islamic Centre Peshawar</i>
Dr. Hissam-ud-din Mansoori	<i>Ex. Dean Faculty Islamic Learning University of Karachi</i>
Dr. Ismatullah	<i>Chairman Dept of Fiqh International Islamic University Islamabad</i>
Dr. Ghazala Rizwani	<i>Director Faculty of Pharmacy Hamdard University Karachi</i>
Dr. Maroof Bin Rauf	<i>Asst. Professor Dept of Education University of Karachi</i>
Arshad Ahmed Baig	<i>Director Organizational Development & Support, Riphah International University Islamabad</i>
Prof. Surayya Qamar	<i>Chairperson Dept of Islamic Studies Jinnah University for Women Karachi</i>
Shal Nawaz Farooqui	<i>Scholar / Columnist</i>

ISSN 2523-1111

MAJALLATUL MOHSANAT

Educational & Research Journal

English - Urdu - Arabic

Issue: 4

January - June 2019

Editor

Dr. Abida Sultana

Chairperson

Research Department

Jamia'a Tul Mohsanat Pakistan

Research Department

Jamia'a Tul Mohsanat Pakistan

R-8, Block 8, opposite Gulshan - e -Shamim FB Area, Karachi.

Tel.: 021-36371124 021 -36320794 0333-3050687

Email: almohsanatresearch@gmail.com Web: www.mohsanat.edu.pk

<https://www.facebook.com/mohsanat1>



ISSN 2523-11 11



Issue **4**

June 2019

MAJALLATUL MOHSANAT

Educational & Research Journal

Research Department
Jamia'a Tul Mohsanat Pakistan